www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

غلام احمد قادیانی

اشتیاق احمد

جامعہ کراچی دارُالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

متفرق سلسلہ ۳۲

غلام احمد قادیانی

مرتبہ

اشتیاق احمد

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

جملہ حقوق بحقِ پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــ غلام احمد قادیانی
طابع ـــــ اشتیاق احمد
کتابت ـــــ محمد اکرم چوہان
سرورق ـــــ محمد جاوید چغتائی
مطبع ـــــ زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
طباعت سرورق ـــــ سپریم پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــ ۶/۵۰ روپے
سالانہ قیمت ـــــ ۳۵۰/۰۰ روپے

اشتیاق پبلی کیشنز
۹/۱۲ نصیر آباد ـــــ مسلم پورہ ـــــ سانده کلاں ـــــ لاہور

KURF:Karachi University Research Forum جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش

احادیثِ مبارکہ

حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔

(ترمذی)

حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی ٹھہرائے گا، حالانکہ میں نبیوں کو ختم کر چکا ہوں، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

(مشکوٰۃ)

دو باتیں

السلام علیکم!

آخر "غلام احمد قادیانی" آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں امید سے کہیں زیادہ وقت لگ گیا۔ میرے مہربان عالمی ختمِ نبوت کے ناظمِ اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب نے یہ کتاب لکھنے کا مجھے حکم دیا تھا۔ شروع میں مَیں اس کام کو معمولی سمجھا، لیکن جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ خالہ جی کا گھر نہیں۔ ہزاروں پہلو رکھنے والے آدمی کی زندگی پر، جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا ہو، کتاب لکھنا آسان کام نہیں۔ اور یہ کام اس وقت اور بھی مشکل ہو جاتا ہے، جب اس عیار ترین شخص کو کچھ لوگ نبی بھی تسلیم کر چکے ہوں۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کی فرمائش یہ تھی کہ کتاب پچاس ساٹھ صفحات کی ہو۔

لیکن میں اپنے قارئین کے مزاج کی وجہ سے لاچار تھا۔ پچاس ساٹھ صفحات کی کتاب ہاتھ میں لے کر آپ سب بُرے بُرے منہ بناتے کہ یہ ہے وُہ کتاب جس کے لیے اتنا انتظار کرایا گیا۔ اس لیے مَیں نے یہی فیصلہ کیا کہ ایک ناول جتنے صفحات تو کم از کم ہونے ہی چاہییں۔ لیکن اس کے لیے مَیں نے پہلے مولانا صاحب سے اجازت طلب کی اور انھوں نے اجازت مرحمت فرمادی۔

جیسا کہ آپ سب قارئین جانتے ہیں کہ قادیانی حضرات کی طرف سے مجھے لال پیلے خطوط عام طور پر ملتے رہتے ہیں۔ طرح طرح سے یہ گمراہ فرقہ مجھے اپنی ان کوششوں سے باز رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں ان تفاصیل کی ضرورت نہیں۔ بتانا صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ کام اس قدر متبرک ہے کہ مر تو سکتا ہوں۔ چھوڑ نہیں سکتا۔ میرے پیشِ نظر دھمکی آمیز خطوط بھی ہیں۔ ان خطوط کی میرے پاس باقاعدہ فائل بنی ہوئی ہے۔ دھمکی دینے والوں کے نام اور پتے بھی اس فائل میں موجود ہیں۔ میں چاہتا تو ان کے خلاف قانونی

چارہ جوئی کی جا سکتی تھی۔ لیکن میرا مقصد یہ نہیں، میں تو ان لوگوں کو صرف اور صرف گمراہی کے راستے سے بچانے کی تمنّا رکھتا ہوں۔ اور ختمِ نبوت کا ہر فرد اسی کوشش میں مگن ہے۔

آپ نے دو باتیں سے پہلے یہ حدیث شریف پڑھ لی ہو گی۔ حضور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ اس حدیث شریف کے ہوتے ہوئے بھی کوئی نبوت کا دعویٰ کرے۔ اور اس سے زیادہ حیرت ان لوگوں پر ہے جو اس حدیث کے ہوتے ہوئے اسے نبی مان لیں۔ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی احادیث بھی تو موجود ہیں۔ بے شک ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ نازل ہونے کے بعد اپنی نبوت کا ڈھنڈورا ہرگز نہیں پیٹیں گے۔ وہ تو صرف وہ کام کریں گے جن کا احادیث میں ذکر آچکا ہے۔ اور جن کاموں کا احادیث میں ذکر آچکا ہے۔ مرزا نے ان میں سے ایک کام بھی کر کے نہیں دکھایا۔ جیسا کہ یہ کتاب پڑھ کر آپ کو معلوم ہو گا۔

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

اس موضوع پر بہت بہت ضخیم کتب لکھی گئیں اور بہت زیادہ پڑھے لکھے لوگوں نے لکھیں۔ علماء کرام نے لکھیں۔ جن کے مقابلے میں اس کتاب کی کچھ بھی اہمیت نہیں۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس موضوع پر مختصر ہونے کے لحاظ سے اور آسان فہم ہونے کے لحاظ سے ایسی کتاب کوئی شائع نہیں ہوئی ہوگی، جس میں مرزا کی زندگی کا سارا کچا چٹھا بیان کر دیا گیا ہو۔

اس کتاب کو پڑھ کر آپ مرزائی حضرات سے بے خوف ہو کر گفتگو کر سکتے ہیں۔ وہ اس کتاب کے حوالوں کو جھٹلا نہیں سکتے، کیوں کہ یہ ان کی کتب سے ترتیب دی گئی ہے۔ میں نے اپنے علماء کرام کے اور اپنے خیالات شامل نہیں۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ یہ تو جو ان کا اپنا خیال ہے۔ ہماری کتابوں میں تو ایسا نہیں لکھا ہوا نا۔

اب میں آپ کے صبر کا اور امتحان نہیں لے سکتا۔ کتاب شروع کر سکتے ہیں۔

مشتاق

جامعہ کراچی دارُالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

کتاب پڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ:

- یہ وقت نماز کا تو نہیں ــــ
- آپ کو سکول کا کوئی کام تو نہیں کرنا ــــ
- کل آپ کا کوئی ٹسٹ یا امتحان تو نہیں ــــ
- آپ نے کسی کو وقت تو نہیں دے رکھا ــــ
- آپ کے ذمّے گھر والوں نے کوئی کام تو نہیں لگا رکھا

اگر ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ہو تو کتاب الماری میں رکھ دیں، پہلے نماز اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو لیں، پھر کتاب پڑھیں۔ شکریہ!

مخلص:

اِشتیاق احمد

کچھ بچے ایک جگہ جمع تھے... ایک بچے سے کہا گیا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ، وہ گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھے ایک برتن میں سے سفید بُورا (پسی ہوئی چینی) اپنی جیبوں میں بھر کر لے گیا... راستے میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی، بس پھر کیا تھا... دم رک گیا... بڑی تکلیف ہوئی... کیوں کہ سفید بُورا سمجھ کر جو چیز جیب میں بھر لی تھی... وہ دراصل پسا ہوا نمک تھا۔

اس لڑکے کا نام مرزا غلام احمد تھا۔

○

ایک دن غلام احمد نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ مانگا... والدہ نے کہا، گڑ لے لو، غلام احمد بولا، گڑ میں نہیں

لیتا، والدہ نے کہا، چینی لے لو، اس نے کہا کہ چینی بھی نہیں لوں گا... تیسری مرتبہ والدہ نے کوئی اور چیز بتائی... غالباً اچار وغیرہ، لیکن غلام احمد نے اس سے بھی انکار کیا... اس پر والدہ کو غصہ آ گیا، کہنے لگی... تو پھر جاؤ، راکھ سے کھا لو، غلام احمد نے روٹی پر راکھ ڈالی اور بیٹھ کر کھانے لگا:

○

اپنی والدہ کے ساتھ ایک مرتبہ کسی گاؤں میں گیا، گاؤں کا نام رمیہ تھا... جس گھر میں ٹھہرنا ہوا، اس کی چھت پر چڑھ گیا اور چڑیاں پکڑنے لگا... اس طرح جو چڑیاں ہاتھ لگیں، ان کو چاقو سے ذبح کر ڈالا، پھر تو چڑیاں پکڑنا معمول بن گیا... ایک دن ذبح کرنے کے لیے چاقو نہ ملا تو سرکنڈے سے بے چاری چڑیوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا... بے چاری چڑیاں.. کتنی تکلیف ہوئی ہو گی ان کو سرکنڈے سے ذبح ہوتے ہیں.

○

گھر میں مرغی کا چوزہ ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی،

اس وقت کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہیں تھا... اس لیے غلام احمد سے کہا گیا، اس نے چھری لی اور لگا چوزے کو ذبح کرنے، لیکن چھری چوزے کی گردن پر پھیرنے کی بجائے اپنی انگلی پر پھیر دی، اس طرح انگلی کٹ گئی اور بہت سا خون بہ گیا... غلام احمد توبہ توبہ کرتا چوزے کو چھوڑ کر اٹھ گیا... پھر چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔

○

مرزا غلام احمد کو دورے بھی پڑتے تھے... ان دوروں سے بچنے کے لیے وہ گرمی سردی میں گرم کپڑے پہنتا تھا، گرم کپڑوں سے گرمی بھی لگتی اور تکلیف بھی ہوتی مگر ایک بار گرم کپڑے پہننے کیا شروع کیے، پھر ہمیشہ گرم کپڑے ہی پہنے، ایک بار کوئی شخص اس کے لیے جوتے لے کر آیا... اس نے پہن لیا مگر اس کے دائیں بائیں پیر کا پتا نہ چلا، کئی مرتبہ الٹے جوتے پہن لیے... پھر تکلیف ہوئی تو پتا چلا کہ الٹے پہن لیے ہیں... مرزا کی والدہ نے آخر شناخت کے لیے جوتوں پر نشان لگا دیے کہ یہ دایاں ہے... یہ بایاں مگر نشان کے باوجود مرزا غلام احمد جوتے الٹے ہی پہن لیتا... آخر تنگ آ کر وہ جوتے

پہننا چھوڑ دیے۔

ایک شخص مرزا غلام احمد کے لیے انگریزی قمیص لے کر آیا... اس نے پہن لی، لیکن اس کی آستین کے بٹن اس سے نہیں لگتے تھے... لہٰذا آستین جانوروں کے کانوں کی طرح لٹکتیں رہتیں، بٹنوں کو کھولنا اور بند کرنا اس کے لیے ایک مشکل کام تھا۔

کسی شخص نے مرزا غلام احمد کو ایک گھڑی تحفے میں دی... وہ اسے رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتا تھا... زنجیر نہیں لگاتا تھا... جب وقت دیکھنا ہوتا تو گھڑی کو جیب سے نکالتا، رومال اس پر سے ہٹاتا پھر ایک ہندسے سے دوسرے ہندسے تک گن کر وقت کا پتا چلاتا تھا... اور ہندسوں پر انگلی رکھ رکھ کر گنتا تھا... ساتھ میں بھی گنتا جاتا تھا... یعنی گھڑی دیکھ کر وقت دیکھنا نہیں آتا تھا...

○

مرزا غلام احمد کو کچہری کسی کام کے سلسلے میں جانا تھا، باہر اس کے دو ساتھی انتظار کر رہے تھے، ان میں سے ایک کے پاس مرزا کی چھڑی بھی تھی... آخر مرزا غلام احمد باہر نکلا تو ایک ساتھی نے چھڑی اس کی طرف بڑھا دی... مرزا نے چھڑی ہاتھ میں لے لی اور بولا:

"کس کی چھڑی ہے۔"

"حضور آپ ہی کی ہے۔" اس شخص نے کہا۔

"اچھا... میں سمجھا، یہ میری نہیں ہے۔"

مزے کی بات یہ کہ وہ چھڑی ایک مدت سے مرزا کے پاس تھی۔

○

ایک دن ایک شخص مرزا کی تلاش میں آیا... گھر سے کسی نے اسے بتایا کہ مسجد میں ہوں گے... وہ شخص مسجد میں پہنچا، مرزا وہاں نہیں تھا... ادھر ادھر دیکھا، لیکن کہیں نظر نہ آیا... واپس گھر

گیا اور بتایا کہ مسجد میں نہیں ملے، گھر سے کسی نے بتایا... مسجد کی لپیٹی گئی صفوں میں دیکھ لیں، شاید کسی صف میں لپٹے کھڑے ہوں... ایسا ہو جاتا ہے... کوئی ان کو صف میں لپیٹ کر کھڑا کر جاتا ہے، ان کو پتا نہیں چلتا... وہ شخص پھر مسجد میں آیا تو مرزا واقعی ایک صف میں لپٹا کھڑا تھا۔

○

مرزا کو میٹھی چیزوں کا بہت شوق تھا... دوسری طرف شوگر کی بیماری بھی تھی... اور شوگر کے مریض کو میٹھا کھانے سے ڈاکٹر منع کرتے ہیں... لیکن مرزا اپنے شوق کے ہاتھوں مجبور تھا... اس زمانے میں پیشاب کے لیے مٹی کے ڈھیلے بھی مرزا جیب میں رکھتا تھا... اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیتا تھا۔

○

سردیوں میں مرزا جرابیں پہنتا تھا، لیکن اس طرح پہنتا کہ وہ پیر پہ ٹھیک نہ چڑھتی... کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور

کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پشت پر آ جاتی... مطلب یہ کہ جراب پہننے کا سلیقہ بھی نہیں تھا.

کوٹ کے بٹن بعض اوقات اس طرح لگے ہوئے نظر آتے کہ اوپر والا بٹن نچلے کاج میں اور نیچے والا بٹن اس سے نچلے کاج میں... اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگے ہوتے... گویا بٹن لگانے کا سلیقہ نہیں تھا۔

○

مرزا کبھی کبھی چائے کی پیالی یا پانی کا گلاس بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتا تھا... اس کا کہنا تھا کہ ابتدائی عمر میں دائیں ہاتھ میں ایسی چوٹ لگی تھی کہ اب تک بوجھل چیزیں اس ہاتھ سے نہیں اٹھتی تھیں... اکڑوں بیٹھ کر کھانے کی عادت نہیں تھی... آلتی پالتی مار کر کھانا کھاتا تھا.

○

مرزا کو ایک بار سفر پر جانا تھا... اسٹیشن پہنچا تو ابھی

گاڑی آنے میں دیر تھی... بیوی کے ساتھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگا... ان کا ایک ساتھی دوسرے ساتھی سے کہنے لگا....

دیکھو مرزا صاحب بیوی کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہا ہے

اور بہت سے غیر لوگ اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں...

آپ مرزا صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیں... وہ ساتھی کہنے لگا، میں تو نہیں کہتا... تم خود جاکر کہو... آخر وہ خود گیا اور کہا:

"حضرت! لوگ بہت ہیں، بیوی صاحبہ کو الگ جگہ بٹھا دیں۔"

یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا:

"جاؤ جی! میں ایسے پردے کا قائل نہیں۔"

○

ایک مرتبہ مرزا کے کچھ دوست لاہور سے قادیان پہنچے، مرزا کو اطلاع ہوئی تو ناشتا ساتھ لے کر ان سے ملنے کے لیے مسجد میں آگیا... ان دوستوں نے ناشتا دیکھ کر عرض کی:

"حضرت ہم تو سب روزے سے ہیں۔"

یہ سن کر مرزا نے کہا:

"سفر میں روزہ ٹھیک نہیں... اللہ تعالیٰ نے جب اجازت دی ہے تو اس اجازت سے فائدہ اٹھانا چاہیے"

یہ کہہ کر ان کے روزے تڑوا دیے... یہاں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ وہ بے چارے تو روزے کی حالت میں سفر کر ہی چکے تھے... اور مرزا کے پاس پہنچ چکے تھے... اب ان کو روزہ کھلنے سے پہلے تو سفر کرنا نہیں تھا... اس پہ بھی حضرت صاحب نے ان کے روزے تڑوا دیے؛

○

مرزا کے ایک لڑکے نے اس کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی... جب مرزا لیٹتا تو وہ اینٹ چبھتی کئی دن تک ایسا ہی ہوتا رہا... ایک دن مرزا نے اپنے خادم سے کہا کہ میری پسلی میں درد ہے... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے... وہ حیران ہوا... اور مرزا کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا، یہاں تک کہ اس کا ہاتھ اینٹ پہ لگا... اس نے فوراً اینٹ جیب سے نکالی۔

گویا مرزا کو اتنا بھی احساس نہ ہو سکا کہ جیب میں اینٹ ہے؛

○

مرزا کے گھر میں ایک نیم پاگل عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی... ایک دن اس نے کیا حرکت کی... کہ جس کمرے میں مرزا بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کیا کرتا تھا، وہاں ایک کونے میں پانی کے گھڑے رکھے تھے... اس نیم دیوانی خادمہ نے اپنے کپڑے اتارے اور وہاں بیٹھ کر نہانے لگ گئی، مرزا اپنے کام میں مصروف رہا اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے... جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً ادھر آنکلی... اس نے اس نیم دیوانی خادمہ کو بُرا بھلا کہا کہ حضرت کی موجودگی میں تو نے یہ کیا حرکت کی... تو اس نے ہنس کر کہا:

"اسے کون سا کچھ نظر آتا ہے۔"

گویا مرزا کو کچھ نظر نہیں آتا تھا۔

○

مرزا ایک مرتبہ امرتسر گیا... وہاں ان کے دو ساتھی

محمد خان اور منشی ظفر احمد بھی ٹھہرے... دونوں پتلے دبلے جسم کے تھے، ایک ہی چارپائی پر سو جاتے تھے... ایک رات محمد خان تھیٹر (سینما) دیکھنے چلا گیا... جو اس مکان کے نزدیک ہی تھا... رات کو دو بجے وہ واپس آیا، صبح منشی ظفر نے مرزا سے محمد خان کی شکایت کی کہ وہ رات کو تھیٹر دیکھنے گئے تھے... یہ سن کر مرزا نے کہا:

"ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔"

گویا مرزا سینما بھی دیکھا کرتا تھا۔

○

مرزا اپنے چند خادموں کے ساتھ ایک مرتبہ تصویر کھنچوانے لگے... فوٹو گرافر نے اس سے کہا:

"آنکھیں کھول کر رکھیں، ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی۔"

اس کے کہنے پر مرزا نے آنکھوں کو کچھ زیادہ ہی کھول دیا... مگر وہ پھر اسی طرح بند ہو گئیں...

گویا مرزا نے تصویریں بھی کھنچوائیں۔

○

مرزا کو ایک مرتبہ ایک نالہ عبور کرنا پڑا... نالہ عبور کرتے وقت اس کا ایک جوتا پاؤں سے نکل گیا... دوسرا جوتا پاؤں میں ہی رہ گیا... لیکن مرزا کو پتا تک نہ چلا... یہاں تک کہ وہ نالے سے بہت دور پہنچ گیا، اس وقت بھی پتا نہ چلا... کسی کے دھیان دلانے پر معلوم ہوا کہ ایک پاؤں میں جوتا نہیں ہے...

○

ایک مرتبہ مرزا نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گر گیا، اور غشی کی حالت طاری ہو گئی... اس روز کے بعد تو اس کو باقاعدہ دورے پڑنے لگے... دورے کے دوران ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے، بدن کے پٹھے کھنچ جاتے، خاص طور پر گردن کے پٹھے اور سر میں چکر آتا تھا... ایسی حالت میں مرزا اپنے بدن کو سہار بھی نہیں سکتا تھا... شروع میں یہ دورے بہت سخت تھے... پھر ان کی سختی میں کمی آ گئی،

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

لیکن دوروں کی تکلیف مکمل طور پر ختم نہ ہو سکی، دورے پڑنے سے پہلے مرزا لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا، جب دورے پڑنے شروع ہوئے تو نماز پڑھانا چھوڑ دی...

○

جس سال دورے پڑنے شروع ہوئے، اس سال مرزا نے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا، دوسرا سال آیا تو روزے رکھنا شروع کیے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ دوبارہ دورہ پڑا، اس لیے باقی روزے چھوڑ دیے اور فدیہ ادا کر دیا... اس کے بعد جب رمضان آیا تو دس روزے رکھے تھے کہ دورہ پڑا، دورے کی وجہ سے پھر روزے چھوڑ دیے اور فدیہ ادا کر دیا، پھر رمضان آیا تو تیرھویں روزے مرزا کو دورہ پڑا... اس نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے، فدیہ ادا کر دیا... اس کے بعد جتنے رمضان آئے، سب روزے رکھے، وفات سے دو تین سال پہلے البتہ روزے رکھنا چھوڑ دیے تھے... بس فدیہ ادا کرتے رہے۔

مرزا نے ان روزوں کی قضا بھی ادا

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

نہیں کی۔

○

مرزا ساری زندگی بیماریوں میں مبتلا رہا... درد سر، تشنج دل کی بیماری، پیشاب کی تکلیف ایک مدت تک رہی... بعض اوقات سو سو مرتبہ رات کو پیشاب آتا تھا... اس قدر کثرت سے پیشاب آنے کی وجہ سے مرزا بیماریوں کا گھر بن گیا... نماز بھی ان تکالیف کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھتا تھا... بعض اوقات نماز درمیان میں توڑ دیتا... بیٹھ کر بھی نماز صحیح طور پر نہیں پڑھی جاتی تھی...

○

مرزا کا حافظہ بہت کمزور تھا... کسی سے ملاقات طے ہوتی مگر مرزا بھول جاتا... خود مرزا لکھتا ہے کہ حافظہ اس قدر خراب ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

○

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

مرزا غلام احمد مٹھائیاں کھانے کا شوقین تھا۔۔۔ مٹھائی کھانے کے سلسلے میں اس بات کی بھی پروا نہیں تھی کہ مٹھائی ہندو کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہے یا مسلمان کے۔۔۔ لوگ جو مٹھائی نذرانوں کے طور پر دے جاتے تھے، مرزا اس میں سے بھی کھا لیتا تھا، ولایتی بسکٹ بھی کھایا کرتا تھا۔۔۔ سوڈا واٹر کی بوتلوں سے بھی شوق کیا کرتا تھا، کرارے پکوڑے مرزا کو بہت پسند تھے۔۔۔ مسجد میں ٹہل ٹہل کر کھایا کرتا تھا۔۔۔ سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔۔۔ گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں پسند تھیں۔۔۔ پرندوں کا گوشت بھی کھاتا تھا۔۔۔ پرندوں کے گوشت کا شوربا تو بہت ہی پسند تھا۔

شروع میں مرزا باہر مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتا تھا، ان دنوں اس کے ساتھ کبھی ایک دو آدمی شریک ہو جاتے کبھی چھ سات تک ہو جاتے۔۔۔ لیکن جب پندرہ بیس آدمی کھانے کے وقت جمع ہونے لگ گئے تو وہ گھر کے اندر تنہا کھانا کھانے لگ گیا۔

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

ایک دوست نے مرزا کو مشورہ دیا کہ پیشاب کی تکالیف کے لیے افیون مفید ہوتی ہے، علاج کی غرض سے افیون کھانے میں کوئی حرج نہیں... مرزا نے یہ سن کر کہا:

"شکریہ مہربانی، لیکن اگر میں نے افیون کھانا شروع کر دی تو ڈرتا ہوں، لوگ مذاق اڑائیں گے"

اس کے بعد مرزا کہتا ہے کہ میں نے اللہ پر بھروسا کیا، یعنی افیون نہیں کھائی اور اللہ نے بھی مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔

مرزا کا بیٹا میاں محمود احمد لکھتا ہے:

"مرزا صاحب نے ایک دوا اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس دوا کا بڑا حصہ افیون تھا... یہ دوا مرزا نے اپنے ساتھی حکیم نور الدین کو بھی کھلائی اور خود بھی کھاتے رہے۔"

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

مرزا نے ایک شخص مہدی حسین کو کچھ چیزیں لانے کے لیے لاہور بھیجا، چیزوں کے نام ایک کاغذ پر لکھ دیے... جب وہ جانے لگا تو مرزا کے ایک مرید پیر منظور نے اسے روپے دے کر کہا:

"دو بوتل برانڈی (شراب) میری بیوی کے لیے پلومر کی دکان سے لیتے آنا۔" اس پر اس شخص نے کہا:

"فرصت مل گئی تو لے آؤں گا، ورنہ نہیں۔"

پیر منظور سمجھ گیا کہ اس شخص کا ارادہ لانے کا نہیں چناں چہ مرزا سے کہا، مرزا نے اس شخص کو بلایا اور کہا:

"مہدی حسین! جب تک تم شراب کی بوتلیں نہ لے لو، لاہور سے ادھر کے لیے روانہ نہ ہونا۔"

چناں چہ مہدی حسین شراب کی دو بوتلیں خرید کر لایا۔

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

مرزا نے محمد حسین نامی ایک مرید کو خط لکھا کہ اس کے لیے کھانے پینے کی چیزیں خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا خیال رہے۔

(ٹانک وائن ایک طاقت ور شراب کا نام ہے جو ولایت سے بند بوتلوں میں آتی تھی)

○

ایک شخص حاجی ریاض الدین احمد سیر کی غرض سے قادیان گئے، انھوں نے سوچا، چلو مرزا غلام احمد سے ہی مل کر دیکھیں کہ کس قسم کا آدمی ہے... چنانچہ وہ مرزا سے ملے... مرزا ان سے بہت اچھی طرح پیش آیا، اپنے ساتھی نور الدین سے بھی انھیں ملوایا... پھر مرزا انھیں مسجد کے ساتھ بنے حجرے میں لے گیا... اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا... نور الدین نے نماز مسجد میں پڑھائی اور مرزا اپنے حجرے میں ہی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا... ابھی نماز کی ایک رکعت ہی ہوئی تھی کہ مرزا نماز توڑ کر گھر کے اندر چلا گیا... حاجی ریاض الدین حیرت زدہ رہ

گئے... کہ آخر مرزا پر کیا مصیبت ٹوٹ پڑی کہ نماز توڑنے پر مجبور ہو گیا... نماز کے بعد انھوں نے مسجد میں موجود لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا اور اس کا سبب پوچھا... تو انھیں نمازیوں نے بتایا کہ یہ کوئی خاص بات نہیں، مرزا پر جب نماز میں وحی نازل ہوتی ہے تو نماز توڑ کر بے تاب ہو کر اندر چلا جاتا ہے:

ملاحظہ فرمایا آپ نے اس چھوٹے نبی کا حال... اوّل تو اس طرح جماعت میں شریک ہی نہیں ہوتا آدمی اور پھر نماز کی حالت میں اگر وحی نازل ہو تو بھی نماز نہیں توڑی جاتی، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر بھی نماز کی حالت میں وحی نازل ہوتی تھی... لیکن آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے تو کبھی نماز نہیں توڑی... معلوم ہوا کہ یہ سب ڈرامہ تھا۔

○

مرزا جب کسی وجہ سے نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں نہ جا سکتا تو گھر کے اندر عورتوں میں باجماعت نماز پڑھاتا تھا... اور مرزا کی بیوی مرزا کے پیچھے صف میں نہیں کھڑی ہوتی تھی بلکہ مرزا کے ساتھ کھڑی ہوتی تھی۔

ایسا منظر بھی اسلام کی تاریخ میں

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

دیکھنے میں نہیں آیا ہو گا۔

○

مرزا غلام احمد کے لیے بچپن میں ایک فارسی کا استاد ملازم رکھا گیا... اس نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مرزا کو پڑھائیں... اس استاد کا نام فضل الٰہی تھا... پھر ایک عربی جاننے والے کو استاد مقرر کیا گیا... اس کا نام فضل احمد تھا... کچھ کتابیں اور کچھ گرامر اس سے پڑھی... اٹھارہ سال کی عمر میں ایک استاد گل علی شاہ سے پڑھا... مرزا کا یہ استاد شیعہ تھا... اور یہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا... گویا مرزا نے اس بات کو کبھی ناگوار محسوس نہیں کیا... اب مرزا کا ایک بیان اپنی تعلیم کے بارے میں سنیے،

مرزا اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"آنے والے کا نام جو مہدی (اپنی طرف اشارہ ہے) رکھا گیا ہے سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علمِ دین خدا سے حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہو گا... سو میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے... کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔"

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

آپ نے یہ الفاظ پڑھ لیے... اوپر والے الفاظ یعنی تین استادوں کی تفصیل بھی آپ پڑھ چکے ہیں... اب مزے کی بات سنیے کہ تین استادوں سے پڑھنے کی تفصیل بھی مرزا خود اپنی کتابوں میں لکھتا ہے... لہٰذا یہ بات تو مرزا خود ثابت کر گیا کہ اس نے قرآن اور حدیث کا سبق استادوں سے پڑھا ہے... کسی دوسرے کو ثابت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے... ان تحریروں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا نے کسی مستند ادارے سے باقاعدہ تعلیم بھی حاصل نہیں کی تھی... ہے نا لطیفہ!

○

مرزا غلام احمد کا باپ مرزا غلام مرتضٰی کو انگریز حکومت کی طرف سے سات سو روپے ماہوار پنشن ملا کرتی تھی، ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ پنشن وصول کرنے کے لیے مرزا غلام احمد کو بھیج دیا گیا... اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی مرزا امام الدین چلا گیا... جب مرزا نے پنشن وصول کر لی تو امام الدین نے اسے پھسلا کر اور دھوکا دے کر ادھر ادھر وہ رقم خرچ کرا دی... جب سارا روپیہ ختم ہو گیا تو خود مرزا کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا... مرزا بہت پریشان ہوا، گھر جاتے ہوئے شرم آئی... چنانچہ پھرتا پھراتا سیالکوٹ

میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں معمولی تنخواہ پہ ملازم ہو گیا۔

اس پیرے میں دو باتیں قابل غور ہیں، مرزا کو پھسلایا گیا اور دھوکا بھی دیا گیا، دوسرے یہ کہ مرزا انگریز کی کچہری میں معمولی تنخواہ پہ ملازم بھی ہو گیا... اور اوپر سے نبوت کا دعویٰ..

(دھت تیرے کی)

مرزا غلام احمد سات سال تک کچہری میں ملازم رہا اور تنخواہ پندرہ روپے کے قریب لیتا رہا... وہیں کرائے کا مکان لے کر رہنے لگا تھا... مالک مکان کا نام عمرا جولاہا تھا... سیالکوٹ کی ملازمت کے دوران مرزا کبھی کبھار عیسائیوں سے مناظرے بھی کر لیتے تھے... قریب میں فضل الدین نام کے ایک شخص کی دکان تھی، وہ رات گئے تک دکان کھولے رکھتا... کچھ پڑھے لکھے مسلمان بھی وہاں آ جاتے... مرزا بھی وہاں اٹھتا بیٹھتا... اس جگہ نصر اللہ عیسائی سے مرزا مذہبی بحث کرنے لگتا... گویا مرزا کو بحث مباحثے کا شوق تھا۔

ایک مرتبہ ایک عیسائی نے کہا کہ عیسائیت کے سوا کسی مذہب میں نجات نہیں... مرزا نے پوچھا:

"نجات سے تمھاری کیا مراد ہے۔"

عیسائی نے کوئی جواب نہ دیا... شاید اس لیے کہ جو شخص نجات کے معنے نہیں جانتا، اس سے بحث کیا کرنا۔

ایک بار مرزا غلام احمد اپنے ایک دوست شیخ الہ داد کے ساتھ ایک انگریز پادری سے مناظرہ (مذہبی بحث) کرنے گئے... پادری نے پوچھا:

"تم دونوں میں سے کون بحث کرے گا؟"

شیخ الہ داد نے مرزا کی طرف اشارہ کیا:

"یہ گفتگو کریں گے، ان کو مناظروں کا بڑا شوق ہے۔"

اس کے بعد مناظرہ شروع ہوا... پادری نے کہا:

"حضرت عیسیٰؑ کو آپ بھی مانتے ہیں اور ہم بھی... لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف تم لوگ مانتے ہو، ہم نہیں مانتے، ایسی حالت میں آپ لوگوں کو عیسائی ہو جاتے ہیں کیا

عذر ہے۔"

مرزا سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا اور سوچ میں پڑ گیا... آخر جب سوچ میں ڈوبے بہت دیر ہو گئی تو شیخ الہ داد نے کہا:

"مرزا صاحب ... وقت ہو گیا۔"

اس پر پادری نے اعتراض کیا:

"میں نے پہلے ہی طے کر لیا تھا کہ کون گفتگو کرے گا... پھر آپ نے کیوں دخل دیا۔" اس پر شیخ الہ داد نے کہا:

"میں نے جو بات بتانا چاہی، اسے مرزا نہیں سمجھ سکے... لہذا اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔"

غرض مرزا اس پادری سے شکست کھا کر چلا آیا... شیخ الہ داد کے اس فقرے کا مطلب کہ "وقت ہو گیا" یہ تھا کہ عیسٰی علیہ السلام اپنے وقت میں نبی ہو چکے... اب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دور ہے، اس لیے جناب خاتم النبیین پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں۔"

مرزا غلام احمد کے شیعہ استاد گل علی شاہ کے پاس ایک ہندو لالہ بھیم سین بھی پڑھا کرتا تھا... اس طرح مرزا اور لالہ بھیم کا آپس میں دوستانہ ہو گیا... بڑے ہوئے تو لالہ بھیم نے سیالکوٹ کی راہ لی... اور وہاں لوکل بورڈ کے محکمہ میں ملازم ہو گیا... مرزا نے جب پنشن کی رقم اڑا ڈالی تو وہ بھی لالہ بھیم کے پاس سیالکوٹ جا پہنچا اور پھر کچہری میں ملازم ہو گیا... چند سال گزرنے پر دونوں نے مختاری (وکالت) کا امتحان دینے کا پروگرام بنایا... لالہ بھیم کی تنخواہ ان دنوں تیس روپے ماہوار تھی۔ اس طرح دونوں مختاری کے امتحان میں شریک ہوئے... لیکن مرزا غلام احمد اس مختاری کے امتحان میں فیل ہو گیا اور لالہ بھیم پاس۔"

O

مختاری کے امتحان میں ناکام ہو کر سیالکوٹ کی ملازمت چھوڑ کر مرزا قادیان پہنچا... ان دنوں مرزا کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اپنے باپ دادا کی زمینوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے انگریزی عدالتوں میں مقدمات لڑ رہا تھا... اس نے مقدمات لڑنے کا یہ کام مرزا غلام احمد کے سپرد کر

دیا... مرزا نے اپنی عمر کا بہت سا حصہ ان مقدمات میں صرف کیا... یعنی عدالتوں میں حاضریاں دیں... ججوں کے سامنے گھنٹوں باادب کھڑے رہنا پڑا... عدالت کے سمن ملنے پر عدالتوں میں حاضریاں دینا پڑیں... ایک زمانے تک وہ ان کاموں میں مشغول رہا۔

یہاں غور کے قابل بات یہ ہے کہ اللہ والے لوگ کبھی اس قسم کے مقدمات میں نہیں الجھتے... عدالتوں کے دھکے نہیں کھاتے... گھنٹوں عدالت کے سامنے نہیں کھڑے رہتے... وہ تو زمینوں، جائدادوں سے بالکل بے نیاز ہوتے ہیں۔

یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کر دینا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"ابن مریم حاکم عادل اور امام منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔"

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم حاکم ہوں گے، عادل ہوں گے، یعنی انصاف کریں گے اور امام منصف ہوں گے... انصاف کرنے والے امام ہوں گے... یعنی لوگوں میں انصاف کریں گے... جب کہ اوپر پیش

کی گئی تحریر کی رو سے مرزا غلام احمد انگریزوں کی عدالتوں میں کھڑا رہا۔

○

مرزا کے والد مرزا غلام مرتضیٰ اور اس کے بھائی غلام محی الدین نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں خدمات انجام دیں... گویا مرزا کے باپ دادا نے مسلمانوں کی بجائے سکھوں کا ساتھ دیا، سکھوں کی فوج میں شامل رہے... سکھوں کی حکومت ختم ہوئی تو ان دونوں بھائیوں کو قلعہ بسراواں میں قید کر دیا گیا... انگریزوں نے خاندانی جائداد ضبط کر لی... اور سات سو روپے ماہوار ان کی پنشن مقرر کی، پھر مرزا غلام مرتضیٰ کی وفات پر پنشن ایک سو دس روپے کر دی گئی... مرزا غلام قادر کی وفات پر یہ بھی بند کر دی گئی... مرزا غلام قادر مرزا کا بڑا بھائی تھا... اس طرح مرزا غلام احمد مالی پریشانیوں کا شکار ہوگیا... اور ہر وقت اس سوچ میں رہنے لگا کہ خاندانی زوال سے کسی طرح نجات حاصل کی جائے... اور کسی طرح دوبارہ دولت مند بنا جائے۔

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

مرزا غلام احمد نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے:

"۱۸۵۷ء میں میرے والد نے اپنی طاقت سے بڑھ کر انگریزی حکومت کی مدد کی تھی، یعنی پچاس گھوڑے اور سوار مہیا کیے تھے..."

باپ کی وفات کے بعد مرزا کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر بھی انگریزوں کی خدمت میں مصروف رہا... یہاں میں اپنے قارئین کو یہ بتا دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ ۱۸۵۷ء میں دراصل انگریزوں اور ہندوستان کی آبادیوں کے درمیان جنگ ہوئی تھی... اس جنگ میں مسلمان، ہندو اور سکھ مل کر انگریزوں سے لڑے تھے تاکہ اپنے وطن سے ان غیر ملکیوں کو نکال باہر کریں' اس جنگ کو ہندوستانیوں نے جنگِ آزادی کا نام دیا... تاریخ میں بھی جنگ آزادی لکھا گیا... جب کہ انگریزوں نے اسے ۱۸۵۷ء کا غدر قرار دیا... اور اس جنگ میں مرزا غلام احمد کے خاندان نے انگریزوں کی مدد سواروں اور گھوڑوں سے کی...

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دراصل مرزا غلام احمد کیا تھا۔

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

مرزا غلام احمد اور اس کا خاندان انگریزوں کا پرانا وفادار اور خیر خواہ تھا... مرزا نے ۱۸ سال تک انگریزوں کی خدمات کا اعتراف اور ان کی تعریف اپنے قلم کے ذریعے کی... مرزا اور اس کے خاندان نے سچے دل سے انگریزی حکومت کی خدمت کی... اس کے والد غلام مرتضیٰ اور بھائی غلام قادر نے پچاس سال تک انگریزوں کی جانفشانی کی... یعنی ان پر جان چھڑکتے رہے پچاس برس کے متواتر تجربے سے انھوں نے خود کو انگریز کا وفادار ثابت کیا... اور انگریزوں کے بڑے بڑے افسران نے بھی یہ گواہی دی کہ یہ لوگ انگریزی حکومت کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں... بلکہ خود انگریز کا لگایا ہوا پودا ہیں۔

مختاری کے امتحان میں ناکامی کے بعد مرزا نے ملازمت چھوڑ دی اور ایک نیا کام شروع کر دیا... اور وہ نیا کام یہ تھا کہ غیر مسلموں سے مناظرہ بازی... پہلے آریوں (ہندوؤں) سے چھیڑ

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

چھاڑ کی... پھر عیسائیوں سے مقابلے بازی کی... اس طرح مرزا شہرت حاصل کرنے لگا... ایک اور کام یہ شروع کیا کہ اپنے خواب لوگوں کو سنانا شروع کر دیے، لوگوں کے خوابوں کی تعبیر بتانے لگا، خود لوگوں سے پوچھا کرتا...

"تم نے کوئی خواب دیکھا ہے... دیکھا ہے تو مجھے سناؤ... تاکہ میں تعبیر بتا سکوں۔"

ملازمت چھوڑ کر مرزا قادیان واپس آ گیا تھا... مرزا کے بچپن کے دوست مولانا محمد حسین بٹالوی تھے... مرزا نے ان سے ملاقات کی اور ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا... بٹالوی صاحب نے اس کام کے لیے لاہور شہر کا نام تجویز کیا... چنانچہ مرزا ان کے پاس لاہور میں رہنے لگا... ان دنوں لاہور میں ایک ہندو پنڈت دیانند نے مناظروں کا شور مچا رکھا تھا... پنڈت دیانند کے علاوہ کبھی کبھی کوئی عیسائی پادری مسلمانوں کے ساتھ مناظرے کے لیے تیار ہو جاتا... ان مناظروں میں یہ لوگ اسلام کے خلاف بہت زہر اُگلتے تھے جس کی وجہ سے مسلمان بہت غصے میں تھے... ان مناظروں کے لیے عام طور پر لوہاری دروازہ پسند کیا جاتا تھا... مرزا نے جب لاہور پہنچ کر ان مناظروں کا حال دیکھا اور سنا تو خود بھی مناظرے کرنے کی ٹھان لی... کیوں کہ اس طرح شہرت بھی حاصل ہوتی تھی، اور آخر ایک دن مرزا نے نعرہ بلند کر دیا:

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

"ہے کوئی مجھ سے مقابلہ کرنے والا۔"

یہ وہ زمانہ تھا جب مرزا نے نہ تو نبوت کا دعویٰ کیا تھا، نہ الہامات اور وحی وغیرہ کی بات کی تھی... اس لیے مسلمان اس کے نعرے کو سن کر خوش ہوئے... کیوں کہ پنڈت دیانند اور عیسائی پادریوں سے تنگ آئے ہوئے تھے۔

اس طرح مرزا نے کچھ شہرت حاصل کی اور پھر قادیان چلا گیا یہاں سے اس نے ایک کتاب لکھنے کا اعلان کیا اور دعویٰ کیا کہ کتاب پچاس حصوں پر مشتمل ہو گی... اس سلسلے میں لوگوں سے بے تحاشا چندہ جمع کیا گیا... کتاب کے بارے میں لکھا کہ قرآن کی روشنی میں لکھی جائے گی اور اس کے مطالعے سے لوگ اسلام قبول کریں گے... اس اعلان کی بنا پر لوگوں نے بڑھ چڑھ کر چندے دیے... اس کتاب کے بارے میں ایک یہ اعلان کیا گیا کہ جو شخص اس کے دلائل کو توڑے گا، اسے دس ہزار روپے دوں گا...

چاروں طرف سے روپیہ آنے لگا، کتاب شائع ہونے سے پہلے ہی کتاب کی قیمت مقرر کی گئی، اس میں بھی کئی بار تبدیلی کی گئی... پہلے پانچ روپے قیمت رکھی، پھر دس روپے، پھر پچیس روپے کر دی گئی، اور لوگوں سے پچیس کے بجائے سو سو روپے وصول کیے... مرزا نے کتاب کی قیمت کے سلسلے میں ایک خط محمد علی حالیہ کوٹلوی کے نام لکھا، اس کے الفاظ یہ

تھے :

”قیمت کتاب سو روپیہ سے پچیس روپیہ تک حسب طاقت ہے، یعنی جس کو سو روپیہ کی توفیق ہے وہ سو روپیہ ادا کرے اور جس کو کم توفیق ہے وہ کم ادا کرے... مگر بہر حال پچیس روپے سے کم نہ ہو اور غریب کو مفت ملتی ہے... آپ جس صیغہ میں چاہیں، لے سکتے ہیں، اور چاہیں تو مفت بھیجی جا سکتی ہے۔“

○

مرزا اس کتاب کے سلسلے میں اس طرح اشتہار پہ اشتہار چھاپتا رہا اور پروپیگنڈا کرتا رہا... آخر اس کتاب کے چار حصے شائع کیے گئے... کتاب کا نام براہینِ احمدیہ رکھا... لوگ باقی جلدوں کا انتظار کرتے رہے، کیوں کہ انھوں نے قیمت ادا کر رکھی تھی... لیکن ایک مدت تک کوئی اور جلد شائع نہ ہو سکی...

پہلا اور دوسرا حصہ ۱۸۸۰ء میں، ۱۸۸۲ء میں تیسرا اور ۱۸۸۴ء میں چوتھا حصہ شائع کیا... اس لحاظ سے پانچواں حصہ

KURF:Karachi University Research Forum جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش

۱۸۸۶ء تک آ جانا چاہیے تھا... لیکن پانچواں حصہ اپنی عمر کے آخری حصے میں ۲۳ سال بعد شائع کیا...

دعویٰ تھا پچاس حصے لکھنے کا... لکھے صرف پانچ اور جو اس بارے میں بیان دیا، وہ بھی پڑھنے کے قابل ہے... اسی کتاب براہینِ احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچے میں مرزا لکھتا ہے:

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا.. مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چوں کہ پچاس اور پانچ میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے، اس لیے پانچوں حصوں میں وہ وعدہ پورا ہو گیا۔"

آپ نے الفاظ پڑھ لیے... مرزا لکھ رہا ہے کہ پچاس اور پانچ میں ایک نقطے کا فرق ہے... غور فرمائیں... مرزا غلام احمد قادیانی کتنا بڑا ریاضی دان تھا۔

○

مرزا جن دنوں سیالکوٹ کی کچہری میں ملازم تھا... ان دنوں اس کی ملاقات ایک شخص حکیم نور الدین سے ہوئی... یہ شخص ایک مشہور حکیم تھا اور مہاراجہ جموں بھی اس سے علاج کرایا کرتا تھا، مرزا نے جو عیسائیوں اور پنڈتوں کو مناظروں کے چیلنج دیے تو اس

کی شہرت حکیم نور الدین تک پہنچی اور اس نے مرزا سے ملاقات کی، ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بڑھا... یہاں تک کہ دونوں دوست بن گئے... مرزا نے جب براہینِ احمدیہ کتاب شائع کرنے کا اعلان کیا تو حکیم نور الدین نے اس کتاب کے تمام اخراجات اپنے ذمّے لینے کا ارادہ ظاہر کیا... اس وقت تک حکیم نور الدین مرزا کو اپنا پیر مان چکا تھا۔

جنوری ۱۸۸۸ء میں مرزا غلام احمد حکیم نور الدین سے ملاقات کرنے کے لیے خود کشمیر گیا اور ایک ماہ تک حکیم صاحب کے پاس ٹھہرا... یہ ملاقات دونوں کو اور بھی قریب لے آئی۔

اور پھر ۱۸۸۹ء میں مرزا غلام احمد نے لدھیانے میں ایک اعلان کیا... وہ اعلان یہ تھا:

"میں مجدّد ہوں اور محدّث بھی ہوں۔"

مجدد اس کو کہتے ہیں جو دین میں نئی روح پھونکے... حدیث کی روشنی میں ہر سو سال بعد مجدد پیدا ہوئے ہیں... جو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں... چناں چہ مرزا نے سب سے پہلے مجدد ہونے کا اعلان کیا... مرزا کے دعوے کو تسلیم کرنے میں حکیم نور الدین نے پہل کی... جب کہ علما نے اس کے اس دعوے کی بہت مخالفت کی... ادھر مرزا نے مجدد کی حیثیت سے لوگوں کو اپنا مرید بنانا شروع کر دیا... جو شخص مرید بننا

چاہتا اس کو کچھ شرائط پیش کی جائیں... ان میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ وہ ہمیشہ انگریزوں کا وفادار رہے گا۔

مرزا نے اپنی ایک کتاب میں یہ الفاظ بھی تحریر کیے :

"محدث ایک طرح سے نبی ہی ہوتا ہے۔"

یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ نبی بننے کا پروگرام مرزا نے پہلے ہی بنا لیا تھا، لیکن پہلے محدث اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا... تاکہ معلوم ہو جائے... لوگ کس حد تک مخالفت کرتے ہیں... مخالفت ضرور ہوئی لیکن چوں کہ حکومت انگریز کی تھی... اس لیے مرزا نے اپنا کام جاری رکھا... حکومت جو ساتھ تھی۔

۱۸۹۱ء میں مرزا نے ایک اور اعلان کیا :

"میں مثیلِ مسیح ہوں۔"

یعنی حضرت عیسیٰؑ جیسا... یا حضرت عیسیٰ کا نمونہ۔

مرزا نے اپنی ایک کتاب ازالہ اوہام میں واضح طور پر یہ

لکھا کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں، یعنی وہ عیسٰی نہیں ہوں جس کی آمد کا وعدہ کیا گیا ہے ... بلکہ میں تو صرف مثلِ مسیح ہوں یعنی حضرت عیسٰی کا نمونہ ہوں ... لیکن اس کے فوراً بعد مرزا نے اپنی کتابوں میں لکھا ... اور اسی سال یعنی ۱۸۹۱ء میں لکھا :

"میں پہلے وہ مسیح موعود ہوں ... اور یقیناً سمجھ لو کہ نازل ہونے والا ابنِ مریم یہی ہے"

○

اپنی ایک کتاب میں مرزا نے کہا :

"میں میں آسمان سے اترا ہوں، ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔"

آپ نے ملاحظہ فرمایا ... مرزا کا جھوٹ ... پہلے کہا، میں مجدد ہوں، محدث ہوں، پھر کہا، میں مثیلِ مسیح ہوں اور اس کے بعد کہا، میں ابنِ مریم ہوں اور آسمان سے نازل ہوا ہوں۔ حالاں کہ یہ حضرت چراغ بی بی کی اولاد ہیں۔

○

ان کے اس قسم کے دعوے سن کر لوگوں نے ان کی مخالفت شروع کر دی... کچھ اعتراض کرنے والوں نے یہ کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ زرد رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے... اس کا جواب مرزا قادیانی کی زبانی سنیے، لکھتا ہے:

"میں ہمیشہ بیمار رہنے والا آدمی ہوں، وہ زرد رنگ کی چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوں گے، وہ دو چادریں دراصل دو بیماریاں ہیں... ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد، دورانِ سر، کمئ خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر میرے نیچے کے حصۂ بدن میں ہے... وہ بیماری ذیابیطس (شوگر) ہے جو مجھے ایک مدت سے ہے، اور اکثر سو سو مرتبہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔"

آپ نے ملاحظہ فرمایا... احادیث کے مطلب کیا کیا گھڑے مرزا نے....

مسیح موعود بننے کے بعد مرزا نے ۱۹۰۰ء میں نبوت کا دعویٰ کر دیا... نبوت کا یہ اعلان پہلی مرتبہ کس ڈرامائی انداز میں ہوا، اس کی جھلک ملاحظہ فرمائیں:

۱۹۰۰ء کی بات ہے، مولوی عبدالکریم نے جو نمازِ جمعہ کا خطبہ دیا کرتا تھا، ایک جمعے کا خطبہ پڑھا، اور اس خطبے میں مرزا کے لیے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کیے... ان الفاظ کو سن کر لوگ پیچ و تاب کھانے لگے، جب خطبہ ہو چکا... اور نماز ہو چکی لوگ جانے لگے تو مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کا کپڑا پکڑ کر پوچھا... کہ جناب... اگر میں غلطی پر ہوں اور میں نے غلط الفاظ منہ سے نکالے ہیں تو درست فرما دیں۔" مرزا مڑ کر کھڑا ہو گیا.... اور کہا:

"مولوی صاحب! ہمارا بھی یہی مذہب اور دعویٰ ہے جو آپ نے فرمایا ہے۔"

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

صاف ظاہر ہے، مرزا نے خود مولوی عبد الکریم کے منہ سے اپنی نبوت کا اعلان کروایا تھا اور یہ سب کچھ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوا... نبوت کے دعوے کے بعد ضرورت تھی، ثبوت کی... یعنی نبوت کا ثبوت کس طرح دیا جائے... اب قاعدہ یہ ہے کہ ہر نبی نے معجزات دکھائے... پیش گوئیاں کیں... چناں چہ مرزا نے بھی پیش گوئیوں کے ذریعے اپنی نبوت کی دکان چمکانے کا فیصلہ کیا... اس سلسلے میں اس نے سب سے پہلے ایک سنسنی خیز پیش گوئی کی... ملاحظہ فرمائیں... مرزا نے اعلان کیا اور اس اعلان کو اشتہار کی شکل میں شائع کرایا... اعلان کے الفاظ یہ تھے:

"مجھے الہام ہوا ہے، اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں، ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، خوب صورت لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے، اس کا نام بشیر بھی ہے... مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے... اس کے ساتھ فضل ہے... وہ بہتوں کو بیماریوں سے

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

پاک کرے گا، علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہو گا،
وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا، وہ جلد جلد
بڑھے گا، اسیروں کی رست گاری کرے گا۔
قومیں اس سے برکت پائیں گی"

یہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع کیا گیا، مرزا کی کتاب تبلیغ رسالت میں آج بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اس اشتہار میں جس زور شور سے لڑکا پیدا ہونے کی پیش گوئی کی اور پیش گوئی کرتے ہوئے اسے اپنی نبوت کی دلیل قرار دیا، وہ الفاظ سے ظاہر ہے... لیکن ہوا کیا... غور فرمائیں...

مرزا کے ہاں لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔

○

لوگوں نے خوب مذاق اڑایا... اعتراضات ہوئے... یہ اعتراضات مرزا تک بھی آخر پہنچنا تھے... کچھ لوگوں نے تو منہ پر بھی آ کر کہا۔

"مرزا صاحب... پیش گوئی تو لڑکے کی تھی... اور پیدا ہوئی لڑکی... یہ کیا بات ہوئی..."

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

اس کا جواب مرزا نے دیا، وہ بھی سننے کے لائق ہے، جواب یہ دیا:

"اس اشتہار میں میں نے یہ کب لکھا ہے کہ وہ لڑکا اسی مرتبہ پیدا ہو گا۔"

○

۱۴ رجون ۱۸۹۹ء میں مرزا کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا... اس کی پیدائش کے موقعے پر مرزا نے پھر ایک پُر لطف دعویٰ کیا... دعوے کے الفاظ یہ تھے:

"میرا چوتھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے.... اس کے بارے میں پیش گوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی، سو اللہ نے میری تصدیق کے لیے (یعنی مجھے سچا نبی ثابت کرنے کے لیے) اور تمام مخالفوں کو جھٹلانے کے لیے اس چوتھے لڑکے کی پیش گوئی کو ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء میں پورا کر دیا۔"

آپ نے الفاظ پڑھ لیے... مرزا کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جس لڑکے کی پیش گوئی کی تھی، وہ اب پیدا ہو گیا ہے... یعنی میں سچا ثابت ہو گیا اور میرے مخالف جھوٹے ثابت ہو گئے

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

ہیں ... اگلے الفاظ پڑھنے سے پہلے ایک بار پھر ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیش گوئی کے الفاظ پڑھ لیں ... چلیے چند جملے میں خود دہرا دیتا ہوں ...

ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا،
خوب صورت پاک لڑکا ... وہ جو آسمان سے آتا ہے
اس کے ساتھ فضل ہے ... وہ بہتوں کو بیماریوں
سے پاک کرے گا ... علوم سے پُر ہو گا ... وہ جلد
جلد بڑھے گا ... قیدیوں کو چھڑائے گا ... قومیں اس
سے برکت پائیں گی۔

اب : ۱۴ ر جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہونے والا بچے کے بارے میں مرزا نے کہا کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی پیش گوئی میں نے ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء میں کی تھی ...

لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ مبارک احمد صرف نو سال کی عمر میں فوت ہو گیا ... اور مرزا کو پکا جھوٹا ثابت کر گیا ... اس کے جھوٹا ہونے پہ مہر لگا گیا۔

اب مرزا صاحب کی ایک اور پیش گوئی کا ذکر سن لیں۔

مرزا قادیانی کے رشتے داروں میں ایک کا نام احمد بیگ ہوشیار پوری تھا... وہ ایک مرتبہ ایک ضروری کام سے مرزا کے پاس آیا... مرزا نے احمد بیگ سے اس کی بیٹی محمدی بیگم کا رشتہ مانگا... احمد بیگ نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا... اس پر مرزا نے احمد بیگ کو ایک خط لکھا... خط کا مضمون یہ تھا:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک سے میرے اوپر ظاہر کیا ہے کہ اگر آپ اپنی بیٹی کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ آپ کی تمام نحوستیں دور کر دے گا... اگر یہ رشتہ نہ ہوا تو آپ کے لیے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا، اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگا، یہ دونوں باتیں برکت اور موت کی ایسی ہیں کہ جن کو آزمانے کے بعد میرا سچا ہونا یا جھوٹا ہونا معلوم ہو سکتا ہے۔"

یعنی اگر احمد بیگ نے رشتہ کر دیا تو برکت نصیب ہو گی اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن سے میرا سچا ہونا اور جھوٹا ہونا معلوم ہو جائے گا۔

احمد بیگ کو یہ خط ملا تو وہ ذرا بھی نہ ڈرا اور مرزا کی بات نہ مانی، اس پر مرزا کو اور بھی غصہ آیا، اس نے ایک

اشتہار شائع کیا، اس اشتہار کے الفاظ یہ تھے:

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اس لڑکی کے لیے رشتہ طلب کرو، اور ان سے کہہ دو کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا اگر نکاح نہ کیا گیا تو اس لڑکی کا انجام بہت بُرا ہو گیا... جس دوسرے آدمی سے اس کی شادی ہو گی، وہ شادی کے دن سے اڑھائی سال کے اندر اور اس کا باپ تین سال کے اندر فوت ہو جائے گا... اور اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ احمد بیگ کی بیٹی کو ہر ایک رکاوٹ دور کرنے کے بعد آخر کار اس عاجز (یعنی مرزا) کے نکاح میں لائے گا (یعنی یہ شادی ہر حال میں ہو کر رہے گی اور کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے اور یہ ہماری پیش گوئی ہے... ہمارے سچ اور جھوٹ کو جاننے کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔"

اس اشتہار میں صاف صاف اعلان کر دیا گیا کہ اگر اس عورت کا نکاح دوسری جگہ کر دیا گیا تو اس کا خاوند اڑھائی سال میں اور لڑکی کا باپ تین سال میں فوت ہو جائے گا... اور آخر کار

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

مرزا سے نکاح ہو کر رہے گا... یہ خدائی فیصلہ ہے۔

پھر مرزا نے یہ لکھا:

اس پیش گوئی کے چھے حصے ہیں (یعنی نکاح نہ ہونے کی صورت میں)

۱۔ مرزا احمد بیگ پورے تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ لڑکی کا خاوند اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ احمد بیگ اپنی بیٹی کی شادی کے دن تک فوت نہ ہو۔

۴۔ لڑکی بھی نکاح ہونے، بیوہ ہونے اور دوسرا نکاح ہونے تک فوت نہ ہو۔

۵۔ میں بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہوں۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔

پیش گوئی کے چھے اجزا غور سے پڑھیے... اور اب سنیے کہ محمدی بیگم کا نکاح مرزا سلطان محمد سے کر دیا گیا... مرزا کی ایک نہ چلی... اس کی ساری کوششیں، دھمکیاں اور پیش گوئیاں دھری کی دھری رہ گئیں... پھر لطف کی بات یہ کہ مرزا سلطان محمد... جس کی موت کی پیش گوئی مرزا نے کی تھی کہ نکاح کے بعد اڑھائی سال کے اندر فوت ہو جائے گا... وہ زندہ سلامت رہا... اس کا نکاح محمدی بیگم سے مورخہ ۷ اپریل ۱۸۹۲ء

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

کو ہوا... مرزا اس کی زندگی میں ہی ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گیا.. گویا مرزا کی زندگی میں محمدی بیگم بیوہ ہوئی ہی نہیں... مرزا کے نکاح میں تو کیا آتی بیوہ ہو کر... گویا مرزا اپنی اس پیش گوئی کے اعتبار سے بالکل جھوٹا ثابت ہو گیا... لیکن ان لوگوں کی عقلوں پہ ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے... جو اسے آج بھی نبی مانتے پھر رہے ہیں.

(

اپنی عمر کے بارے میں مرزا نے یہ پیش گوئی کی:

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ میری پیش گوئی سے صرف اس زمانے کے لوگ ہی فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ بعض پیش گوئیاں ایسی ہوں کہ آئندہ زمانے کے لوگوں کے لیے ایک عظیم الشان نشان ہوں جیسا کہ یہ پیش گوئیاں کہ میں تجھے اسی ۸۰ برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کم عمر دوں گا۔"

یہ پیش گوئی بھی ایک لطیفہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں تو ہر شخص کی زندگی لکھی ہوئی ہے... تو پھر اس چند سال زیادہ یا اس سے کم عمر دوں گا... یہ آخر کس قسم کی پیش گوئی ہے...

ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ میرے لیے اسی برس کی پیش گوئی ہے... لیکن مشکل یہ ہے کہ مرزا صرف ۶۸ سال کی عمر میں وفات پا گیا... کیوں کہ اس نے اپنی ایک کتاب میں خود لکھا ہے کہ میری تاریخ پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء ہے... اس نے وفات ۱۹۰۸ء میں پائی... اس طرح عمر ۶۸ سال بنی اور وہ اسی سال کا نہ ہو سکا، لہٰذا وہ بالکل جھوٹا ہے۔

عمر کے معاملے میں مرزا نے ایک چالاکی اور کی... کہیں تو اپنی تاریخ پیدائش کچھ لکھی اور کہیں کچھ... کہیں کچھ اور کہیں کچھ، تاکہ کسی نہ کسی طرح پیش گوئی غلط نہ ہو جائے... لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے صریح جھوٹا ثابت کرنا تھا... لہٰذا پیش گوئی پر اس کی عمر کسی طرح بھی پوری نہیں اتر سکی... اب مرزائی کہتے پھرتے ہیں کہ اس زمانے میں تو تاریخِ پیدائش کا ریکارڈ وغیرہ ہوتا ہی نہیں تھا... لہٰذا تاریخِ پیدائش ۱۸۳۵ء تھی۔ وغیرہ...

جب ریکارڈ ہوتا ہی نہیں تھا تو ۱۸۳۵ء کہاں معلوم ہو گئی... اور پھر مرزا کا اپنا بیان اپنی عمر کے بارے میں درست ہے... تمھارے نزدیک یا تمھارا اپنا حساب کتاب...

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

اگر تمہارا حساب کتاب درست ہے تو بھی مرزا جھوٹا تھا۔۔اس نے اپنی کتابوں میں اپنی غلط عمر کیوں لکھی۔۔۔اور اگر مرزا کی لکھی ہوئی تاریخ درست ہے تو پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔۔۔ لہٰذا مرزا جھوٹا تھا ــــ اور مرزا اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے:

"جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔"

○

۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا نے عیسائیوں سے ایک مناظرہ (بحث مباحثہ) کیا۔۔۔یہ مناظرہ پندرہ دن تک جاری رہا۔۔۔ اس مناظرے میں مرزا اپنی پوری کوشش کے باوجود عیسائی مناظر کو شکست نہ دے سکا۔۔۔ تو شرمندگی دور کرنے کے لیے آخر یہ پیش گوئی کی:

آج رات کو جو مجھ پر کھلا ہے (یعنی ظاہر ہوا ہے) وہ یہ ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق جھوٹ بول رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے، وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی
بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص
سچ پر ہے، اس کی عزت ظاہر ہو گی:
اور اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو وہ میں
سزا اٹھانے کے لیے تیار ہوں، مجھ کو ذلیل کیا
جائے، میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے، مجھے
پھانسی دے دی جائے، ہر ایک بات کے لیے
تیار ہوں۔"

یہ پیش گوئی عبداللہ آتھم عیسائی کے فوت ہو جانے کی کی گئی، ہاویہ میں گرنے کا مطلب ہے جہنم رسید ہو جائے گا۔

لیکن پندرہ ماہ گزرنے کے بعد بھی عبداللہ آتھم زندہ رہا... اسے بال برابر بھی کوئی تکلیف نہ پہنچی بلکہ مناظرے کے وقت وہ صحت کے لحاظ سے بہت کمزور تھا... اور شاید اس کی گرتی ہوئی صحت کو دیکھ کر ہی مرزا قادیانی نے یہ پیش گوئی کی تھی... لیکن خدا کی قدرت دیکھیے کہ اس پیش گوئی کے بعد وہ پہلے سے بہتر ہو گیا...

اور جب وہ نہ مرا تو مرزا نے اعلان کر دیا...

"اس نے توبہ کر لی ہو گی... وہ دل میں
ڈر گیا تھا۔"

○

مرزا نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے مقابلے میں کھڑے ہونے والے عالموں میں سے ایک مولانا ثناء اللہ امرتسری بھی تھے... ثناء اللہ صاحب نے اپنے رسالے میں مرزا کے خلاف لکھنا شروع کیا... مرزا ان کی تحریروں سے بہت تنگ آئے... آخر ایک خط انھوں نے مولانا صاحب کو لکھا... اس میں یہ الفاظ تھے:

"آپ ایک زمانے سے مجھے جھوٹا لکھتے چلے آ رہے ہیں... اپنے پرچے میں مجھے جھوٹا، دجال اور مفسد لکھتے ہیں... میں نے آپ کی طرف سے بہت دکھ اٹھایا مگر صبر کرتا رہا... اگر میں ایسا ہی جھوٹا ہوں تو میں اعلان کرتا ہوں کہ میں آپ کی زندگی میں مر جاؤں گا کیوں کہ جھوٹے کی زندگی زیادہ نہیں ہوتی... وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے۔ تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے، اور اگر میں

جھوٹا نہیں ہوں... اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سزا سے نہیں بچ سکیں گے... بس وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ صرف خدا کے ہاتھوں سے ملتی ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ... مہلک بیماریوں کی صورت میں، تو یہ بیماریاں اگر میری زندگی میں ہی آپ کو نہ ہوئیں تو میں واقعی جھوٹا...

میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے... اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک اگر میرا نبی ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے تو مولوی ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں مجھے ہلاک کر دے اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے... آمین... مگر اے میرے خدا... اگر مولوی ثناء اللہ جو مجھ پر جھوٹا ہونے کا الزام لگاتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ تو اسے میری زندگی میں نابود کر... مگر انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ طاعون اور ہیضے وغیرہ سے... سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرے...

اے اللہ! میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر
تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ ثناء اللہ میں
اور مجھ میں سچا فیصلہ فرما دے... اور تیری نظر
میں جو واقعی جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی
میں دنیا سے اٹھا لے یا کسی نہایت سخت آفت
میں جو موت کے برابر ہو، مبتلا کر... اے پیارے
مالک تو ایسا ہی کر... آمین ثم آمین!

خدا کی قدرت دیکھیے کہ مرزا غلام قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کی زندگی میں ہی مر گیا اور مرا بھی کس طرح... ہیضے سے... اللہ... اللہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے،
تم میں ابنِ مریم نازل ہوں گے، اور تمھارے ہر ایک مختلف فیہ
مسئلہ کا عدالت کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔

اس حدیث میں ابنِ مریم یعنی حضرت عیسیٰؑ کے نازل ہونے کی پیش گوئی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمائی

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

ہے... مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ایک کتاب میں یہ حدیث نقل بھی کر چکا ہے... اور یہ بھی سورج کی طرح روشن ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ابنِ مریم ہرگز ہرگز نہیں تھا... وہ تو ابنِ چراغ بی بی تھا... اور پھر اس کا باپ بھی تھا... جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی قدرت سے بن باپ پیدا ہوئے تھے... ان سب باتوں کے باوجود مرزا کیا لکھتا ہے... ملاحظہ فرمائیے...

"میں ہی وہ مسیح موعود ہوں... اور یہ بات
میں اپنی کئی کتابوں میں لکھ چکا ہوں... اس میں
کوئی شک نہیں... دو رنگی بھی نہیں۔"

یعنی خود کو حضرت عیسیٰ بیان کیا جا رہا ہے... لیکن ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا:

"اس عاجز نے جو مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ
کیا ہے، جسے کچھ کم فہم لوگ مسیح موعود خیال
کر بیٹھے ہیں۔"

یعنی میں نے تو صرف مثیلِ مسیح (حضرت عیسیٰ جیسا) ہونے کا دعویٰ کیا ہے، لیکن کچھ کم فہم (یعنی ناسمجھ لوگ) یہ خیال کر بیٹھے ہیں کہ میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، میں نے تو صرف مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا

جامعہ کراچی دارُالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا... جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے... اپنی کتنی کتابوں میں زور شور سے یہ اعلان کیا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں... بلکہ مرزا کی اپنی کتاب ازالہ ادہام کے ص۶۷ پر لکھا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں... اور اسی کتاب کے ص۹۳ پر لکھا ہے کہ میں مسیح موعود نہیں بلکہ صرف مثیلِ مسیح ہوں...

افسوس... اتنے واضح ثبوت ہونے کے باوجود کچھ کم فہم لوگ اسے نبی سمجھ بیٹھے....

○

اپنی ایک کتاب میں مرزا نے لکھا:

"میں نے حقیقی نبوت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا ہے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس قسم کے الفاظ سے ناراض ہیں تو وہ ان الفاظ کی بجائے مجھے صرف محدث سمجھیں... میرا مطلب ان الفاظ سے محدث ہونے کا تھا..."

لیکن دوسری جگہ مرزا نے لکھا ہے کہ :
"مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ، یعنی میں نبی بھی ہوں اور رسول بھی"

ایک کتاب میں مرزا کے الفاظ ملاحظہ ہوں :
"جس جس جگہ میں نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے ... اس کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا ... نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں ... اب اس امت میں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا"

لیکن ... اپنی ایک اور کتاب میں لکھتا ہے :
"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے ... شریعت کی تعریف یہ ہے کہ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند احکام بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا ، وہی صاحبِ شریعت ہو گیا ... اب تعریف کی رو سے میں بھی شریعت والا نبی ہوں کیوں کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی

ہے۔

○

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"اگر کوئی شخص مجھے نبی نہیں مانتا تو وہ کافر نہیں ہو سکتا... یعنی، میں نے جو نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اس دعوے کو کوئی شخص مانتا ہے تو مان لے، ورنہ نہ ماننے سے وہ کافر نہیں ہو جائے گا... مسلمان کا مسلمان ہی رہے گا...

آپ نے یہ الفاظ غور سے پڑھ لیے... اب ملاحظہ فرمائیے کہ وہ ایک دوسری کتاب میں کیا لکھتا ہے:

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔"

ایک اور جگہ اس نے لکھا ہے:

"جو مجھے نہیں مانتا، وہ خدا، رسول کو نہیں مانتا۔"

ایک اور کتاب میں ملاحظہ فرمائیں، لکھتا ہے:

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

"جو شخص میری پیروی نہیں کرے گا، اور بیعت میں داخل نہیں ہو گا، وہ خدا، رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

آپ نے ملاحظہ فرمایا ... کیسے کیسے رنگ بدلتا تھا یہ شخص .... گرگٹ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا اس نے۔

○

ختم نبوت کا عقیدہ تمام امت مسلمہ کا عقیدہ ہے، یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا.... خود مرزا نے اپنی ایک کتاب میں اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

"چوں کہ ہمارے سید رسول صلی اللہ علیہ وسلّم خاتم الانبیا ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔"

یعنی نبی تو نہیں آئیں گے، محدث ضرور آتے رہیں گے۔

لیکن ... بعد میں اس نے اپنی کتاب میں لکھا:

جامعہ کراچی دارُالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں"
یہ تھا مرزا کا انداز... ایک بات کہیں کچھ لکھی، دوسری جگہ اس کے بالکل الٹا لکھا اور اس پر بھی دعویٰ نبوت کا... اور ماننے والوں کی عقل پر رونا آتا ہے... کہ مانا بھی تو کس شخص کو... جس کو صرف ایک سچا آدمی ہی کوئی مرزائی ثابت کر دکھائے۔

○

اب ذرا یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا نے اپنے آپ کو کیا کچھ لکھا ہے:
"میں خدا کی طرف سے مامور ہوا ہوں۔"
"وہ مسیح موعود جو آخری زمانے کا (یعنی چودھویں صدی کا) مجدد ہے، وہ میں ہی ہوں۔"
"اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے امت کے لیے محدث بن کر آیا ہے۔"
"میں لوگوں کے لیے تجھے امام بناؤں گا... تو ان کا رہبر ہو گا۔" (یعنی خدا یہ فرما رہا ہے... استغفر اللہ۔
مگر افسوس نہ تو مرزا لوگوں کا امام بن سکا اور نہ

لوگ اس کے پیرو... ہزارہا لعنتیں سرور کی گئیں اور کی جاتی رہیں گی.

"میں وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاء نے نبی اللہ

رکھا... اور اس کو سلام کہا اور اس کو اپنا دوسرا بازو

قرار دیا... اور خاتم الخلفاء ٹھہرایا."

(حالاں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت عیسیٰ کی آمد کی اطلاع دی تھی... نہ کہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی)

"میرے بزرگ چینی سرحدوں سے پنجاب میں پہنچے..." (مطلب

یہ کہ میں چینی نسل سے تعلق رکھتا ہوں)

"میں فارسی ہوں."

"میں قوم کا برلاس مغل ہوں."

"میں اگرچہ علوی تو نہیں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں،

میری بعض دادیاں سادات میں سے تھیں."

(آپ نے ملاحظہ فرمایا... مرزا چینی بھی

تھا، فارس کا رہنے والا بھی تھا،

مغل بھی تھا اور سید بھی تھا.)

لیکن ایک مزے دار بات اور بھی لکھی ہے ایک کتاب

میں:

"میں بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

مرکب ہوں۔"

"میں حسینؓ سے بہتر ہوں۔"

"میں ہی مسیح موعود ہوں۔"

"مجھے مسیح اور مہدی بنایا گیا۔"

"میں پہلے مسیح (یعنی حضرت عیسیٰ) سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔"

"خدا نے پہلے میرا نام مریم رکھا، پھر اس کا نام عیسیٰ رکھا۔"

(ملاحظہ فرمایا... مرزا پہلے مریم تھا)

"خدا نے میرا نام بیت اللہ رکھا۔"

دیکھیے... اب مرزا انسان سے بیت اللہ بن گیا۔)

"میں حجرِ اسود ہوں۔"

پہلے بیت اللہ بنا اور پھر حجرِ اسود بھی بن گیا، یعنی کوئی چیز چھوٹ نہ جائے۔)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

اب ذرا یہ بھی دیکھ لیں کہ مرزا نے اپنے کیا کیا نام گنوائے ہیں:

"میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں سلیمان ہوں، میں یحییٰ ہوں، میں ظلی محمد اور احمد ہوں۔"

آگے لکھتا ہے:

"یہ تمام نام میرے رکھے گئے... گویا تمام انبیا اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔

(حد ہو گئی کہ نہیں جھوٹ کی)

لیکن مرزا نے اسی پہ بس نہیں کی... آگے چل کر اس نے یہ بھی لکھا کہ:

"میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوں۔"

"میں فرشتہ ہوں۔"

"میں میکائیل ہوں۔"

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

"میں خدا کی مثل ہوں۔"

"میں خدا کا مظہر ہوں۔"

"میں خدا کا بیٹا ہوں۔"

"میں خدا کا باپ ہوں۔"

"میں خدا کی بیوی ہوں۔"

"مجھے زندہ کرنے اور مارنے کی صفت دی گئی ہے۔"

"میں خدا کا جانشین ہوں۔"

"میں خالق ہوں۔"

"میں تمام انسانوں کو نجات دینے والا ہوں۔"

"میں خدا ہوں۔"

"میں رُدّر گوپال ہوں۔" (یعنی وہ نبی ہوں جو ملک ہند میں کرشن نام کا گزرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں اس کا نام بھی مجھے دیا گیا۔)

"میں کرشن ہوں۔"

"میں آریوں کا بادشاہ ہوں۔"

"میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں۔"

"میں کرم خاکی ہوں۔"

مرزا نے اپنے کم و بیش ننانوے نام لکھے ہیں ... مرزائیوں سے ایک سوال ہے کہ وہ ہی ذرا بتا دیں

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

کہ دراصل مرزا کیا تھا... کون تھا... اور کون نہیں تھا۔

○

مرزا کو الہامات بھی ہوتے تھے اور کشف بھی... مطلب یہ کہ ان باتوں کا بھی دعویٰ تھا... چنانچہ لکھتا ہے:

"میں نے ایک مرتبہ خدا کو دیکھا... میں نے جن باتوں کا ارادہ کیا تھا، ان کے لیے ایک کاغذ اللہ تعالیٰ کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں... سو اللہ تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیے... اور قلم کی نوک پر جو زائد سرخی تھی، اس کو جھاڑا اور اچانک جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور میرے ایک ساتھی عبداللہ کے کپڑوں پر گرے... اور چوں کہ کشف کی حالت میں انسان قریباً بیدار بھی ہوتا ہے، اس لیے ان قطروں کے گرنے کی اطلاع ہو گئی، میں نے ان قطرات کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا... یہاں تک کہ عبداللہ نے بھی وہ قطرات اپنے کپڑوں پر دیکھے... کوئی ایسی چیز اور ہمارے پاس نہیں تھی کہ ہم یہ خیال کرتے کہ یہ سرخی اس چیز سے گری ہے... یعنی

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

یہ تو وہی سرخی تھی... جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم سے جھاڑا تھا... وہ کپڑے اب تک محفوظ ہیں اور قطرات دیکھے جا سکتے ہیں۔"

آپ نے ملاحظہ فرمایا... اللہ تعالیٰ نے مرزا کے لیے دستخط بھی کیے اور قلم کو جھٹکا بھی دیا... سبحان اللہ... حیرت ان لوگوں پر ہے جو ایسے شخص کو نبی مان بیٹھے ہیں... حیرت مرزا پر نہیں... وہ تو تھا ہی الف جھوٹا...

○

ایک کتاب میں لکھتا ہے:

ایک دفعہ الہام انگریزی میں ہوا... الہام کچھ اس طرح تھا:

"آئی لو یو... یعنی میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

پھر یہ الہام ہوا:

"آئی ایم وِد یو... یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

پھر الہام ہوا:

"آئی شل ہلپ یو... یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔"

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

پھر الہام ہوا:

"آئی کین وٹ آئی وِل ڈو... یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔"

پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے بدن کانپا اور یہ الہام ہوا:

"وی کین وٹ وی وِل ڈو... یعنی ہم کر سکتے ہیں جو ہم چاہیں گے۔"

اور اس وقت ایسا لہجہ معلوم ہوا گویا ایک انگریز ہے جو سر پہ کھڑا ہوا بول رہا تھا۔

نوٹ:۔ آپ نے اس وحی یا الہام کے الفاظ پڑھے، آخری جملے کو غور سے پڑھیں... گویا ایک انگریز ہے جو سر پہ کھڑا ہوا بول رہا ہے... گویا نہیں... واقعی انگریز سر پہ کھڑا بول رہا تھا... کیوں مرزا تھا ہی انگریز کا بنایا ہوا نبی... اور اس بات کا اقرار اس نے خود بھی اپنی ایک کتاب میں کیا ہے... چنانچہ اس کتاب میں اس نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا ہے یعنی انگریز کا لگایا ہوا پودا...

کبھی کبھی شیطان بھی سچ بولنے پر مجبور ہو جاتا ہے...

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

وہ تو صرف مرزا غلام احمد تھا.

اب ایک اور الہام سنیے... لکھتا ہے:

"اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے... انا انزلنا قریباً من القادیان... یعنی بے شک ہم نے نازل کیا قادیان میں... جس روز یہ الہام ہوا، اس روز میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھے بلند آواز سے قرآن شریف پڑھ رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے انھوں نے یہ الفاظ بھی پڑھے۔ انا انزلنا قریباً من القادیان... تو میں سن کر بہت حیران ہوا، کہ قادیان کا نام اور قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے... تب میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے... اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے مکہ مدینہ، قادیان...

... کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھایا گیا..

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

آپ نے کشف ملاحظہ فرمایا... اب ذرا مرزائی حضرات قادیان کا نام قرآن مجید میں دکھائیں... کیوں کہ کشف میں تو اگر کپڑوں پر سرخی کے قطرات گر جائیں تو وہ بھی محفوظ رہتے ہیں اور دنیا میں دیکھے اور دکھائے جا سکتے ہیں... اس سے بڑا جھوٹ کا ثبوت اور کیا ہو گا۔

○

ایک روز مرزا نے دیکھا کہ اس کے مقابلے میں چند آدمیوں نے پتنگ اڑائی... یعنی مرزا بھی اس وقت پتنگ اڑا رہا تھا... چنانچہ اس شخص کی پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اسے زمین کی طرف گرتے دیکھا... پھر کسی نے کہا:

"غلام احمد کی جے۔"

یہاں مرزا نے خود کو ہندوؤں کا نبی جتانے کی کوشش کی ہے۔

○

ایک روز مرزا نے خواب دیکھا کہ برطانیہ کی ملکہ اس

کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں... اس دوران میں مرزا نے مولوی عبد الکریم سے کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال مہربانی فرما کر ہمارے ہاں تشریف لائی ہیں... اور دو روزہ قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے...

نوٹ:۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا... انگریزی نبی کے ہاں انگریزی ملکہ ہی آ سکتی ہے۔

مرزا کا ایک اور الہام پڑھیے... لکھتا ہے:

۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۰۶ھ کی رات میں نے ایک خواب دیکھا... میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی کہ اگر تیرا خدا قادر ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے، بھینس بن جائے... اسی وقت میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر خیال کرتا ہوں، کبھی لکڑی... تب میں نے اسے زمین پر پھینک دیا... اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دے... میں

اس دعا میں لگ گیا، جب سر کو اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا... سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی... وہ بڑی روشن اور لمبی تھیں... میں خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آ گیا اور سجدے میں گر پڑا۔

نوٹ:۔ آپ نے مرزا کا خواب ملاحظہ فرمایا... اس قسم کے خواب اور الہام وغیرہ سنا سنا کر مرزا نے اپنی نبوت کی دکان کو چمکایا تھا۔

O

مرزا نے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ ایک جنگل میں ہے اور اس کے ارد گرد بہت سے درندے بندر اور سؤر ہیں... اس خواب سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں... کتنا درست نتیجہ نکالا مرزا نے... واہ۔

O

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

مرزا نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلی ہے ... اور ایک کبوتر مرزا کے پاس ہے جس پر وہ بلی حملہ کرتی ہے اور بار بار ہٹانے سے بھی باز نہیں آتی ... آخر اس نے کبوتر کا ناک ہی کاٹ دیا ... خون بہنے لگا ... بلی پھر بھی باز نہ آئی، آخر مرزا نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین پہ رگڑنا شروع کر دیا ... بار بار رگڑتا تھا ... لیکن وہ پھر بھی سر اٹھاتی تھی ... آخر مرزا نے کہا:

"آؤ اسے پھانسی دے دیں۔"

نوٹ:۔ بلی کو پھانسی دینا جھوٹے نبی کا نہیں تو اور کس کا کام ہو سکتا ہے۔"

○

مرزا اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"میں نے دیکھا زارِ روس کا ڈنڈا میرے ہاتھ میں آگیا ہے، وہ بڑا لمبا اور خوب صورت ہے، پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے ... اور یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ بندوق ہے، بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں ... گویا ظاہر میں ڈنڈا ہے اور

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

وہ بندوق بھی ہے... اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بو علی سینا کے وقت میں تھا... ان کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے، بو علی سینا بھی میرے پاس ہی کھڑا ہے... اور اس تیر کمان سے ایک شیر بھی شکار کیا گیا۔"

خواب آپ نے سنا... اب ذرا یہ بھی سن لیں کہ شیخ بو علی سینا خوارزم شاہ کے زمانے میں نہیں... اس سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے... خوارزم حکومت بعد میں ہوئی... گویا مرزا کو جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں تھا۔

○

مرزا کی طبیعت خراب تھی... خواب میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پہ لکھا ہوا تھا:

"خاکسار پیپرمنٹ"

○

مرزا کا ایک خواب اور پڑھ لیں:

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

"میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ کچہری میں گیا... تو میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے... ایک طرف کارندہ ایک مثل اٹھائے کھڑا ہے جیسے وہ حاکم (اللہ تعالیٰ) کے سامنے پیش کر رہا ہے... حاکم نے مثل اٹھا کر کہا:

"مرزا حاضر ہے۔"

تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی، اس نے مجھ سے کہا:

"اس پر بیٹھو"

خواب آپ نے پڑھ لیا... صاف ظاہر ہے... قیامت کے دن مرزا کو اسی طرح حاضر ہونا پڑے گا... آخر کو جھوٹی نبوت کا مزا تو چکھنا ہو گا۔

O

مرزا لکھتا ہے:

ایک روز کشف کی حالت میں ایک بزرگ کی

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

قبر پہ خود کو دعا مانگتے دیکھا... وہ بزرگ میری اس دعا پہ آمین کہتے جاتے تھے... اس وقت میں نے سوچا کہ اپنی عمر پندرہ سال بڑھوا لوں، تب میں نے دعا کی کہ میری عمر پندرہ سال بڑھ جائے، اس پر اس بزرگ نے آمین نہ کہی... تب میں اس بزرگ سے خوب لڑا جھگڑا... آخر اس نے کہا، مجھے چھوڑ دو... میں آمین کہتا ہوں... اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا... اور دعا مانگی کہ میری عمر پندرہ سال بڑھ جائے... اس بزرگ نے آمین کہی۔

نوٹ.. مرزا نے یہ خواب ۱۹۰۳ء میں لکھا... ۱۹۰۸ء میں وہ مر گیا... گویا اس خواب کے صرف پانچ سال بعد... اور خواب میں ذکر ہے کہ بزرگ نے پندرہ سال عمر بڑھ جانے کی دعا پہ آمین کہی... اس سے بڑا جھوٹ کا ثبوت اور کیا ہو گا۔

○

اب ذرا یہ بھی پڑھتے چلیں کہ مرزا کتنا صحت مند آدمی

تھا... ایک جگہ لکھتا ہے:

"مجھے دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی، دوسری نیچے کے دھڑ کی... یعنی مراق اور کثرتِ پیشاب..."

مرزا کو دق کی بیماری بھی تھی... یہ بیماری باپ کے زمانے سے تھی، باپ اس کے علاج کے طور پہ مرزا کو بکری کے پائے کا شوربا پلاتا تھا... اس بیماری میں مرزا کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔

مرزا کو بعض دماغی امراض بھی تھے اور مرگی کا دورہ بھی پڑتا تھا... سر درد تو اکثر رہتا تھا... مرزا کو پیشاب کا مرض بھی تھا... ہر روز پیشاب کثرت سے آتا... روز پندرہ یا بیس مرتبہ پیشاب آتا تھا... بعض اوقات تو سو مرتبہ دن رات میں پیشاب آتا تھا اور اس سے بہت کمزوری ہو جاتی تھی۔

ایک جگہ مرزا لکھتا ہے:

"مجھے دو بیماریاں مدت سے تھیں... ایک شدید سر درد جس سے میں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا اور ہولناک بیماریاں پیدا ہو جاتی تھیں اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک رہا... اور اس کے ساتھ دورانِ سر بھی تھا... اور حکیموں نے

لکھا ہے کہ ان بیماریوں کے نتیجے میں آخر کار مرگی ہو جایا کرتی ہے... میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر بھی مرگی میں مبتلا ہو کر مر گئے تھے... اس لیے میں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان امراض سے محفوظ رکھے... ایک دفعہ میں نے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کی چار ٹانگوں والی بلا جو بھیڑیے کے قد کے برابر تھی اور جس کے بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے... مجھ پر حملہ کرنے لگی... میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ مرگی ہے... تو میں نے دائیں ہاتھ کو زور سے اس کے سینے پر مارا اور کہا دور ہو... تیرا مجھ سے کوئی حصہ نہیں... تب وہ خطرناک بیماریاں جاتی رہیں... اور وہ شدید درد بالکل جاتی رہی... صرف سر چکر کبھی کبھی ہوتا ہے... دوسرا مرض پیشاب کا ہے... جو بیس برس سے ہے... اور ابھی تک بیس مرتبہ کے قریب پیشاب آتا ہے... (یعنی شوگر کا مرض) ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربے کی رو سے پیشاب کی اس بیماری کے نتیجے میں آنکھوں میں موتیا بھی اتر سکتا ہے... بڑا

پھوڑا کینسر کا نکل سکتا ہے... جو مہلک ہوتا ہے...
چنانچہ اس وقت مجھے موتیا کے بارے میں الہام ہوا
سو ایک عمر گزری میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں"
آخری الفاظ میں دیکھیں اور اب یہ الفاظ پڑھیں :
"مجھے وہ مرض دامن گیر ہیں... ایک جسم کے اوپر
کے حصے میں کہ سر درد اور دورانِ سر درد اور دورانِ
خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا، نبض کم ہو جانا اور
دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب کثرت
سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا، یہ دونوں بیماریاں
قریباً تیس برس سے ہیں۔
یہ دونوں بیماریاں کبھی تو دعا سے اس طرح
بھاگ جاتی ہیں جیسے کہ کبھی تھیں ہی نہیں اور
کبھی پھر آجاتی ہیں ... ایک مرتبہ میں نے دعا کی
کہ یہ دونوں بیماریاں بالکل دور کر دی جائیں، مگر
جواب ملا کہ ایسا نہیں ہو گا..."
آپ نے ملاحظہ فرمایا... اوپر لکھا تھا کہ ایک عمر گزر
گئی ... میں ان بیماریوں سے محفوظ ہوں... اور پڑھیے :
"میں ایک دائم المریض (یعنی ہمیشہ بیمار رہنے والا
مریض) آدمی ہوں... ہمیشہ درد سر اور دورانِ سر اور

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

کئی خواب اور تشنجِ دل کی بیماری درد لے کر ساتھ آتی ہے... ایک بیماری شوگر کی ہے کہ ایک مدت سے چلی آ رہی ہے۔"

مرزا کسی کو ایک خط میں لکھتا ہے:

"میری حالت اسی طرح ہے، کبھی سر کے چکروں کا بہت غلبہ ہو جاتا ہے، اور کبھی یہ درد کم ہو جاتا ہے، لیکن کوئی وقت خالی نہیں جاتا، مدت ہوئی نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے.... بعض اوقات درمیان میں توڑنا پڑتی ہے... اکثر بیٹھے بیٹھے تکلیف ہو جاتی ہے... زمین پر قدم اچھی طرح نہیں رکھ سکتا... چھے سات ماہ سے نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ سنت طریقے سے بیٹھ کر ہی پڑھی جاتی ہے... قرأت میں قل ہو اللہ بھی مشکل سے پڑھ سکتا ہوں... کیوں کہ نماز کی طرف توجہ کرنے سے ساتھ ہی بخارات چڑھتے ہیں۔"

خط ملاحظہ فرمایا آپ نے... گویا کون سی بیماری تھی... جو مرزا کو نہیں تھی... یہی نہیں مرزا کا حافظہ بھی خراب تھا... اعصابی امراض بھی تھے۔ ایک جگہ اپنے حافظے کی بھی تعریف کی۔

جامعہ کراچی دارُالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

مرزا نے لکھا ہے کہ میرا حافظہ بہت کمزور ہے ... کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔

○

اب مرزا غلام قادیانی کے کچھ کالے کارناموں کا ذکر بھی پڑھ لیں۔

مرزا نے قرآنِ کریم میں تحریف بھی کی ... یعنی اپنی کتابوں میں آیات کچھ کی کچھ لکھ ڈالیں ... جب کہ قرآن مجید میں تحریف کرنے والے کو ملعون، سنگ دل، دنیا میں رسوا اور آخرت میں عظیم عذاب کا حق دار قرار دیا گیا ہے ایسے یہودی فطرت کے لوگ مکمل طور پہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآنِ کریم کی جن آیات میں تحریف کی ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ سورہ حج پ ۱۷، ع ۷، آیت نمبر ۵۲
۲۔ سورہ توبہ رکوع ۶، پارہ نمبر ۱۰، آیت ۱۴
۳۔ سورہ رحمٰن آیت نمبر ۲۵
۴۔ سورہ الحجر پ ۱۴، آیت ۸۷
۵۔ سورہ توبہ رکوع ۸، پارہ ۱۰، آیت ۳۶

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

۶. سورہ انفال ع ۴

۷. سورہ انبیاء، آیت نمبر ۲۱ تا ۲۵۔

اس کی تمام کتابوں میں تحریف کا ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے... یہ چیزیں اخبارات میں بھی آ چکی ہیں۔

مرزا کے چند دعوے بھی سن لیں:

۱. جو شخص میرے اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرق کرے، نہ اس نے مجھے پہچانا اور نہ دیکھا۔

۲. میں مسیح زمان ہوں اور میں ہی موسیٰ ہوں، میں ہی محمد ہوں اور میں ہی احمد ہوں۔

۳. جو میری جماعت (یعنی قادیانی جماعت) میں داخل ہوا، گویا اس نے سید المرسلین حضرت محمد کے صحابہ کا درجہ پایا۔ (توبہ)

۴. اگرچہ اس دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، لیکن ان میں سے کسی سے بھی عرفان میں کم نہیں ہوں... جس نے ہر نبی کو جام دیا، اسی نے مجھے بھی بھر کر جام دیا۔

۵۔ کوئی شخص بھی اونچے مرتبے تک پہنچ سکتا ہے، یہاں تک کہ محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔

۶۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا ... (یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار کے لگ بھگ نام مرزا کو دیے گئے ... (ہنسیے ... مسکرائیے)

۷۔ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پہ ظاہر کیا کہ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا، وہ تو ہی ہے، یعنی آریوں کا بادشاہ۔

۸۔ خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے نبی ہوں ... اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ نشانات ہزار نبیوں پہ بھی تقسیم کیے جائیں تو ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... پھر بھی جو لوگ انسانوں میں شیطان ہیں، وہ مجھے نہیں مانتے۔ یعنی مرزا کو نہ ماننے والے تمام کے تمام شیطان ہیں۔ (اندازہ لگایئے)

مرزا نے انبیا کی شان میں بھی حد درجے گستاخیاں کیں،

ملاحظہ فرمائیں... لکھتا ہے:

۱. ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

۲. حضرت عیسیٰؑ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔

۳. حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔

۴. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں میں مکر اور فریب کے سوا کچھ نہیں تھا۔

○

مرزا نے صحابہ کرامؓ کو بھی نہیں چھوڑا... ان کی شان میں بھی گستاخیاں کیں... چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:..

۱. "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو... اب نئی خلافت کو لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے... اس کو تم چھوڑتے ہو، اور مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو۔"

(خود کو زندہ علی کہا... استغفر اللہ)

۲. میں خدا کا کشتہ ہوں، اور تمہارا حسین، دشمنوں کا کشتہ ہے... پس فرق کھلا کھلا ہے، سیکڑوں حسینؓ

میرے گریبان میں ہیں ... (توبہ)

O

مرزا کا ایک دعویٰ اور سنتے چلیے ... اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے:

"میری کتابوں کو مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور میرے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں ... مگر وہ نہیں مانتے جو بدکار عورتوں کی اولاد ہیں۔

یعنی جو مجھے نہیں مانتا، وہ بدکار عورتوں کی اولاد ہے ... اب ایک لطیفہ بھی سن لیں:

مرزا غلام احمد کے اپنے ایک بیٹے فضل نامی نے مرزا کو نہیں مانا تھا ... سو وہ بھی بدکار عورت کی اولاد ہو گیا ...

O

مرزا اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے:

"میں نے کسی استاد سے قرآن اور حدیث کا ایک

لفظ تک نہیں پڑھا... جو کچھ بھی علم سکھایا، اللہ تعالیٰ نے سکھایا:
لیکن ایک دوسری کتاب میں مرزا نے خود اعتراف کیا ہے:

"میں جب چھے سات سال کا تھا تو ایک فارسی معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا... جس نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں.... اور اس استاد کا نام فضل الٰہی تھا... ایک اور مولوی سے پڑھنے کا اتفاق ہوا... ان کا نام گل علی شاہ تھا... یہ شیعہ تھے اور صحابہؓ کو گالیاں دیا کرتے تھے..."

نوٹ: آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ نبی کبھی بھی کسی کا شاگرد نہیں ہوا کرتا ... اگر وہ کسی کا شاگرد ہو گا تو پھر تو استاد کو ہی نبی ہونا چاہیے تھا۔

مرزا کو کشف ہوا کہ اس کے سوا دنیا میں کسی کا نام

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

غلام احمد نہیں... لیکن یہ بھی اس کا جھوٹ ثابت ہوا... ضلع گورداسپور میں تین قادیان ہیں... ان میں سے ایک میں غلام احمد نامی آدمی رہتا تھا۔

مرزا نے دعویٰ کیا تھا کہ میری سچائی کا سب سے بڑا ثبوت میری پیش گوئیوں کا پورا ہونا ہے.. لیکن مرزا کی کوئی پیش گوئی بھی درست ثابت نہیں ہوئی۔

○

کسی نبی نے جائداد کے مقدمے نہیں لڑے ..مرزا اپنی جائداد کے مقدمے بھی لڑتا رہا... عدالتوں کے کٹہرے میں کھڑے رہ کر بیانات دیتا رہا...

مرزا بالکل جھوٹا تھا، اس کا ثبوت ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیں:

۱. عورت نبی نہیں ہو سکتی۔	مرزا لکھتا ہے، میں مریم ہوں۔
۲. نبی شاعر نہیں ہوتا۔	مرزا شاعر بھی تھا، اس کے شعروں کا مجموعہ درِ ثمین کے نام سے چھپا۔
۳. کوئی نبی مصنف نہیں ہوتا۔	مرزا قریباً سو کتابوں کا مصنف

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

۴. نبی کامل عقل اور کامل حافظے کا مالک ہوتا ہے.

۵. نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا.

۶. حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوئ کرنے والا جھوٹا ہے.. آپ نے فرمایا، میرے بعد کوئی نبی نہیں.

۷. نبی ملازم یا نوکر نہیں ہوتا۔

۸. نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہی دفن ہوتا ہے.

تھا.

مرزا کے پاس نہ عقل تھی، نہ حافظہ.

مرزا کے استاد تھے.

جب کہ مرزا نے دعوئ کیا کہ میں نبی ہوں.

مرزا نے انگریز کی نوکری کی.

مرزا لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن کیا گیا.

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

حضرت عیسیٰؑ اور مرزا غلام احمد قادیانی میں جو فرق ہیں... ذرا ان کی بھی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

• حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے۔	مرزا کا باپ تھا۔
• حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں باتیں کیں۔	مرزا غلام احمد سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں۔
• حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قد و قامت درمیانہ تھا۔	مرزا کا حلیہ اس کے خلاف تھا۔
• حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف وہ چیزیں کھائیں جو آگ پر نہ پکیں... یا لوبیا کھایا۔	مرزا نے خوب بھنے ہوئے مرغ کھائے، انڈے اڑائے۔
• حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مُردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کیا۔	مرزا تو زندوں کو مارنے کی فکر میں رہتا تھا چنانچہ بہت سے لوگوں کے لیے مرنے کی دعائیں کیں، اور پیش گوئیاں بھی کیں۔

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک آسمان سے اتریں گے۔

مرزا کو یہ بات کہاں نصیب۔

- جب آپ آسمان سے اتریں گے تو دو زرد چادریں پہنے ہوں گے۔ سر پر ٹوپی ہو گی ایک زرّہ پہنے ہوئے ہوں گے اور دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔

مرزا تو آسمان سے اترے گا ہی نہیں۔

" " "

" " "

" " "

- آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہو گا، جس سے وہ دجال کو قتل کریں گے اور حربے پر لگا ہوا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔

مرزا نے کسی دجال کو قتل نہیں کیا۔

- آپ دمشق میں اتریں گے

مرزا نے عمر بھر دمشق نہیں دیکھا۔

• آپ صلیب توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو ختم کر دیں گے۔	مرزا نے کسی عیسائی کو مسلمان نہیں کیا بلکہ عیسائیت اس کے زمانے میں اور ترقی پا گئی۔
• جو یہودی بچ جائیں گے چن چن کر قتل کر دیے جائیں گے۔	مرزا نے کسی یہودی کو قتل نہیں کیا۔
• کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہیں دے گی یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی نہیں۔	مرزا کے زمانے میں یہودی آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔
• اس وقت اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔	مرزا کی مہربانیوں سے اسلام میں رخنے پڑے۔
• اور اس وقت جہاد موقوف ہو جائے گا... کیوں کہ کوئی کافر باقی ہی نہیں بچے گا۔	مرزا کے زمانے میں کافر موجود تھے اور اس نے جہاد کو حرام قرار دیا۔
• حضرت عیسیٰ علیہ السلام	مرزا نے تنگ دستی میں اضافہ

مال اور دولت لوگوں میں اس قدر عام کر دیں گے کہ کوئی قبول نہیں کرے گا۔

کیا... لوگ بھوکے مرنے لگے۔

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔

مرزا نے اس مقام کا نام بھی نہیں سنا۔

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ کریں گے۔

مرزا نے نہ حج کیا نہ عمرہ۔

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر جائیں گے۔

مرزا کو یہ نصیب نہیں ہوا۔

- حضرت عیسیٰؑ قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے۔ لوگوں کو بھی ان پر چلائیں گے۔

مرزا احادیث کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا تھا۔

- حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں ہر قسم کی برکتیں

مرزا کی زندگی میں آفات نازل ہوئیں۔

نازل ہوں گی۔

- ایک انار اتنا بڑا ہو گا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہو گا۔
- کوئی زہریلا جانور کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔
- ساری زمین امن اور امان سے بھر جائے گی۔
- لوگ صدقات وصول نہیں کریں گے، کیوں کہ مال کی بہتات ہو گی۔
- مسلمانوں کا ایک لشکر ہندوستان پر جہاد کرے گا اور اس کے بادشاہوں کو قید کرے گا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص مقعد کو خلیفہ بنایا جائے

ایسی کوئی بات مرزا کی زندگی میں نہیں ہوئی۔

" " " "

" " " "

" " " "

مرزا تو جہاد کو مٹانے کے لیے آیا تھا۔

مرزا کے کسی خلیفہ کا نام مقعد نہیں ہے۔

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

چنانچہ مقعد کو خلیفہ بنایا جائے گا۔	
• وفات کے بعد حضرت عیسیٰؑ کو روضۂ نبوی میں دفن کیا جائے گا، چوتھی قبر آپ کی ہو گی۔	مرزا قادیان میں دفن ہے۔
• پھر مقعد کا انتقال ہو جائے گا اور قرآن لوگوں کے سینوں سے اٹھا لیا جائے گا... یہ واقعہ مقعد کی موت کے تیس سال بعد ہو گا۔	مرزا کی زندگی میں ہزارہا حافظِ قرآن موجود تھے۔
• مقعد کی موت کے بعد قیامت بالکل نزدیک ہو گی....	مرزا کی موت کو قریباً ۸۰ سال گزر چکے ہیں... قیامت کی بالکل قریبی علامات ابھی ظاہر نہیں ہوئیں۔

لہٰذا مرزا بالکل جھوٹا تھا... حیرت تو یہ ہے کہ ان حالات میں بھی مرزا یہ دعویٰ کرتا رہا کہ میں مثیلِ مسیح ہوں۔ (یعنی حضرت عیسیٰؑ کی مثال) بلکہ یہ دعویٰ کرتا رہا کہ میں ہی

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

مسیح موعود ہوں ... (استغفر اللہ)

○

اب ذرا مرزا کی عبرت ناک موت کا ذکر ہو جائے...
مرزا نے مولوی ثناء اللہ کو چیلنج کرتے ہوئے لکھا تھا کہ اگر میں اتنا ہی جھوٹا ہوں جتنا کہ آپ میرے بارے میں اپنے ہر رسالے میں لکھتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا... کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ جھوٹے آدمی کی بہت زیادہ عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے شدید دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے... تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے، اور اگر میں جھوٹا نہیں... خدا واقعی مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور میں ہی مسیح موعود ہوں تو خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کی سنت کے مطابق آپ جھوٹوں کی سزا سے نہیں بچ سکتے... اور جو سزا انسان کے ہاتھ میں نہیں، صرف

خدا کے ہاتھوں سے ہے مثلاً طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں۔ آپ کو میری زندگی میں نہ آئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں... (یعنی اگر مولوی ثناء اللہ ہیضے، طاعون وغیرہ سے مر گئے تو مرزا سچا، ورنہ جھوٹا...) اور بعد میں مرزا نے یہ بھی لکھا کہ یہ سب باتیں میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہہ رہا ہوں...

صاف ظاہر ہے، مرزا نے یہ پیش گوئی کی کہ مولوی ثناء اللہ اس کی زندگی میں ہیضے یا طاعون سے ہلاک ہو جائے گا۔

لیکن ہوا کیا... اس کا حال آگے پڑھیے:

مرزا نے اپنے قلم سے یہ لکھ دیا کہ اگر میں ایسا ہی جھوٹا ہوں تو مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں مر جاؤں گا... اور دوسری بات یہ لکھی کہ جھوٹا آدمی ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے شدید دشمنوں کی زندگی میں ناکام ہلاک ہو جاتا ہے.... اور ہلاک ہونے کی دعا بھی طاعون اور ہیضے وغیرہ سے کی۔

سو مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضے سے مر گیا اور مولانا ثناء اللہ زندہ سلامت رہے... انھیں کچھ بھی نہیں ہوا..

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

موت سے ایک دن پہلے مرزا کا خسر نواب میر ناصر اس سے ملنے گیا تو مرزا نے اس سے خود اپنے منہ سے یہ الفاظ کہے :

" نواب صاحب ! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔"

یہ تھا مرزا کا انجام ... ایک جھوٹے کا انجام ... اللہ تعالیٰ نے خود اس کے منہ سے ہیضے کے الفاظ بھی نکلوا دیے ... مرزا کے ماننے والوں کی لکھی ہوئی کتب سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ مرزا کو موت سے پہلے اسہال پر اسہال آئے ... اسہال پر اسہال اس کو آتے ہیں جیسے ہیضہ ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ انگریز کی سازش تھی ... ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں نے انگریزوں کا جس بے جگری سے مقابلہ کیا ... اس سے وہ سمجھ گیا، جب تک مسلمانوں کے اندر سے جہاد کا جذبہ ختم نہ کر دیا جائے، اس وقت تک ان کو نہیں دبایا جا سکتا ... اب ان کے سامنے سوال یہ تھا کہ جہاد کا جذبہ کس طرح ختم کیا جائے ... اس کا طریقہ انھوں نے سوچا کہ کوئی ان کے اندر سے ہی اٹھ کر کھڑا ہو اور یہ اعلان کرے کہ جہاد حرام ہے ... یہ اعلان کون کر سکتا تھا ... علمائے کرام تو انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دے چکے تھے اور ہزاروں علما کو اس فتویٰ کی بنیاد پر درختوں پر لٹکا کر پھانسی دے دی گئی

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

تھی... انھیں سوروں کی کھالوں میں بند کر کے دریا میں ڈبو دیا گیا... بوریوں میں بند کر کے ان پر گولیاں برسا دی گئیں... انھیں جلتے تندوروں میں جھونک دیا گیا... مالٹا کی جیل میں سزا دی گئی... کالا پانی بھیج دیا گیا... لوہے کے پنجرے بنوا کر ان میں بند کیا گیا... ان تمام تر مظالم کے باوجود مسلمانوں میں سے جذبۂ جہاد سرد نہ کیا جا سکا... تب انگریز نے سوچا... جو کام نہیں کر سکے... وہ ایک جھوٹا نبی ضرور کر سکتا ہے... ان کی نظر ایسے دو آدمیوں پر پڑی... اس نے ان کو گانٹھا، پٹی پڑھائی... مرزا نے باقاعدہ نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ اعلان کیا کہ جہاد حرام ہو چکا ہے... دوسری شخصیت نے نبی ہونے کا دعویٰ تو نہیں کیا... مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور اس نے بھی جہاد کو حرام قرار دیا... لیکن مسلمان ایسے فتووں کے جھانسے میں نہ آئے اور ان کی جد و جہد جاری رہی، لیکن ایک جھوٹی نبوت کا بیج تو انگریز بونے میں کامیاب ہو ہی چکا تھا... آج قادیانی امت اس جھوٹے نبی کے پیروکار ہیں... اللہ تعالیٰ ان سب کو سوچنے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے.. آمین!

قابلِ غور بات یہ ہے کہ کیا ایسا شخص جو خدائی کا دعویٰ کرے، جو خدا کا بیٹا بنے، جو کہے کہ خدا میری تعریف کرتا ہے، جو عورت بنے، جو ہر چیز کا مختار ہونے کا دعویٰ

کرے، جو زندہ رہنے اور مارنے کا اعلان کرے، جو عالم الغیب بنے، جو مریم بنے، جو رسالت کا اعلان کرے جو تمام نبیوں سے برتر ہونے کا دعویٰ کرے، جو اپنے آپ کو رحمۃ اللعالمینؐ کوثر کہے، ... جو صرف اور صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے اور جو کہے کہ خدا مجھ پر درود بھیجتا ہے، جو کہے کہ میرے مرید صحابۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ رکھتے ہیں جو حضرت محمد بننے کا اعلان کرے، جو کہے قرآن میں میرا نام احمد ہے، جو کہے میں عیسیٰ ہوں، میں مہدی ہوں، میں کرشن ہوں، جو کہے کہ میرا قرآن قادیان میں اترا، جو کہے کہ قادیان مکے اور مدینے سے افضل ہے، جو کہے کہ ہم مکے میں مریں گے اور مرے لاہور میں، جو کہے کہ میں روضۂ نبوی میں دفن ہوں گا اور دفن ہو قادیان میں... اور جو کہے کہ جہاد حرام ہے... جو حضرت عیسیٰؑ کے خاندان کو برا کہے... حضرت عیسیٰؑ کو شرابی اور جھوٹا کہے، جو کہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں اور میرے تین لاکھ سے زائد ہیں، جو کہے کہ سو حسینؓ میرے گریبان میں ہیں... جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی کرے جو مسلمانوں کا جنازہ نہ پڑھے، جو مسلمانوں سے رشتہ حرام سمجھے، جو مسلمانوں کو یہودی عیسائی کہے، جو کہے کہ جو قادیانی

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

نہیں وہ کافر ہیں، کتے ہیں، سور ہیں، خنزیر ہیں، حرام زادے ہیں، ان کی عورتیں کتیاں ہیں، جو کہے کہ جو قادیانی نہیں، وہ چوہڑے چمار ہیں، جو کہے کہ مسلمانوں سے جنگ کے لیے تیار رہو، جو شراب پلومر کی دکان سے منگائے، جو افیون کا استعمال کرے، اور دوسروں کو کرائے، جو کہے کہ کثرتِ پیشاب اور مراق میرے نشانات ہیں، جو کہے کہ میرے پاس ٹیچی ٹیچی فرشتہ آتا ہے... جو کہے کہ میری عمر اسّی سال ہو گی اور مر جائے ۶۸ سال کی عمر میں... جو دولت مند ہو کر حج کرنے نہ گیا ہو، جو کہے کہ محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ آسمان پر ہو چکا ہے اور اس کا خاوند ڈھائی سال میں مر جائے گا، اور اگر محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ نہ ہوا تو میں جھوٹا ہوں گا اور محمدی بیگم کا خاوند زندہ رہے اور خود محمدی بیگم کے نکاح کی حسرت دل میں لے کر قبر میں چلا جائے... جو کہے کہ انگریزوں کی تابع داری اسلام کا رکن ہے اور جو انگریز کی تعریف میں ۱۵۰ الماریاں کتابوں کی لکھے... جو پچاس سال تک انگریزوں کی خدمت کرے... جو غلط حوالے دے، جو قرآن کی آیات میں تحریف کرے، قرآن کا ترجمہ غلط کرے... جو اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرے... اور جو انگریزی میں الہام سنائے... تو کیا.....

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF:Karachi University Research Forum

ایسے شخص کو نبی مان لیا جائے... کیا وہ ایسا شخص مسلمان ہے... کیا ایسا شخص شریف اور دیانت دار آدمی ہے... کیا اس کے ماننے والوں کے پاس عقل نام کی کوئی چیز نہیں رہ گئی... قفل لگ گئے دلوں پر... ان سب کو غور کی دعوت ہے... کاش یہ لوگ غور کریں۔

نوٹ

اس کتاب کی تیاری میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے اور وہ یہ کہ کسی مسلمان کے حوالے شامل نہیں کیے گئے... صرف اور صرف مرزا کی کتب کے حوالوں سے کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے... تاکہ کوئی قادیانی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ یہ بات تو ہماری کتب میں لکھی ہوئی ہی نہیں ہے.... تاہم جن صفحات میں حضرت عیسیٰؑ سے مرزا کا موازنہ کیا گیا ہے... ان میں اپنی کتاب کی ضرورت پیش آئی ہے... کیوں کہ ایسا موازنہ مرزا کی کتب میں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا!

دعا

کاش اس کتاب کو صرف میرے مسلمان قارئین ہی نہیں قادیانی حضرات بھی پڑھیں اور غور کریں کہ کس گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں... مرنے کے بعد اس گمراہی کا انجام جہنم کے سوا کچھ بھی نہیں ہے... ابھی وقت ہے... غور کر لیں...

www.facebook.com/kurf.ku www.kurfku.blogspot.com

اشتیاق احمد

کے سنسنی خیز، ہنگامہ آرا مزاح اور جاسوسی

سے بھرپور ناول

اس ماہ کے ناول

۱۶۰	چیخ کا قتل	(انسپکٹر جمشید سیریز)	۶/۵۰ روپے
۱۶۱	ظہور کا اغوا	(" " ")	۶/۵۰ "
۶۲	کالا پہاڑ	(انسپکٹر کامران مرزا سیریز)	۶/۵۰ "
۴۴	ہاتھ کا سراغ	(شوکی سیریز)	۶/۵۰ "
۱۶	انوکھا جرم	(انسپکٹر ارسلان سیریز)	۶/۵۰ "
۳۲	غلام احمد قادیانی	(متفرق سلسلہ)	۶/۵۰ "

آیندہ ماہ کے ناول

۱۶۲	ناسور	(انسپکٹر جمشید سیریز)	۶/۵۰ روپے
۱۶۳	غلط آدمی	(" " ")	۶/۵۰ "
۶۳	آواز کے قیدی	(انسپکٹر کامران مرزا سیریز)	۶/۵۰ "
۴۵	اپنی چوری	(شوکی سیریز)	۶/۵۰ "
۱۷	سازشی مرکز	(انسپکٹر ارسلان سیریز)	۶/۵۰ "
۳۳	بھائی جان کی تلاش	(متفرق سلسلہ)	۴/۵۰ "

اشتیاق پبلی کیشنز

۹/۱۲ نصیر آباد ○ مسلم پورہ ○ سانده کلاں ○ لاہور

جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش KURF Karachi University Research Forum

NAMDAR